35

ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

21 تا 27 ستمبر 2006ء

www.tanzeem.org

طاقتور' باخبر' صالح اور مصلح مسلمان

اسلام زندگی' کائنات اور علم کی راہ میں جدوجہد کو جائز قرار دیتا ہے بلکہ بعض اوقات اس کی ترغیب بھی دیتا ہے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے طاقتور' باخبر و ہوش مند اور صالح و مصلح مومن کی مثال دی ہے' جو کائناتی و مادّی طاقتوں کو مسخر بھی کرتا ہے اور اسباب و وسائل کا ذخیرہ بھی جمع کرتا ہے اور اپنی فتوحات اور مہمات کا دائرہ بھی برابر وسیع کرتا رہتا ہے' لیکن اپنی طاقت' سلطنت اور قیادت کے شباب میں بھی اور ظاہری اسباب پر تصرّف کے بعد بھی اپنے رب پر ایمان رکھتا ہے' اس کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتا ہے' آخرت پر یقین رکھتا ہے اور اس کے لئے جدوجہد کرتا ہے' اپنے ضعف کا معترف رہتا ہے' انسانیت اور کمزور قوموں پر رحم دل اور حق کا حامی ہوتا ہے اور اپنی ساری قوت' جدوجہد' صلاحیتیں اور اپنے سارے وسائل اور ذخائر اللہ کے نام کی سربلندی اور انسانوں کو ظلمتوں سے نور کی طرف اور انسان کی بندگی سے اللہ کی بندگی کی طرف بلانے میں صرف کرتا ہے۔ یہی وہ سیرت اور کردار ہے جس کی نمائندگی سلیمان بن داؤد علیہما السلام' ذوالقرنین اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اور ائمۂ اسلام نے اپنے اپنے زمانہ میں کی ہے۔

مسلم ممالک میں اسلامیت اور مغربیت کی کش مکش

ابوالحسن علی ندوی

اس شمارے میں

وقت فرصت ہے کہاں......

منافقین کا کردار
سورۃ النساء کی آیات 136 تا 143 کی روشنی میں

عورتوں کی آزادی یا......

نیکیوں کا موسم بہار

مصر پر صلاح الدین کا اقتدار

رڈلے سے مریم تک

نائن الیون اور ڈاکٹر اسٹیون

تفہیم المسائل

دعوتی و تربیتی سرگرمیاں

الھدیٰ (248)

سورۃ المائدہ (آیات:4-5)

ڈاکٹر اسرار احمد

بسم اللہ الرحمن الرّحیم

یَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۫ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۴﴾ اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۪ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۪ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۫ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۵﴾

’’تم سے پوچھتے ہیں کہ کون کون سی چیزیں اُن کے لئے حلال ہیں (اُن سے) کہہ دو کہ سب پاکیزہ چیزیں تم کو حلال ہیں۔ اور وہ (شکار) بھی حلال ہے جو تمہارے لئے اُن شکاری جانوروں نے پکڑا ہو جن کو تم نے سدھار کھا ہو اور جس (طریق) سے اللہ نے تمہیں (شکار کرنا) سکھایا ہے (اس طریق سے) تم نے اُن کو سکھایا ہو تو جو شکار وہ تمہارے لئے پکڑ رکھیں اُس کو کھا لیا کرو اور اس پر (شکاری جانوروں کے چھوڑتے وقت) اللہ کا نام لیا کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ آج تمہارے لئے سب پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئیں۔ اور اہل کتاب کا کھانا بھی تم کو حلال ہے اور تمہارا کھانا اُن کو حلال ہے۔ اور پاک دامن مومن عورتیں اور پاک دامن اہل کتاب عورتیں بھی (حلال ہیں) جبکہ اُن کا مہر دے دو۔ اور اُن سے عفت قائم رکھنی مقصود ہو نہ کھلی بدکاری کرنی اور نہ چھپی دوستی کرنی۔ اور جو شخص ایمان کا منکر ہوا اُس کے عمل ضائع ہو گئے اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا۔‘‘

اے نبی ﷺ! آپؐ سے پوچھتے ہیں کہ اُن کے لئے کیا حلال ہے‘ تو کہہ دیجئے تمہارے لئے سب پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئی ہیں اور تمہارے لئے وہ شکار بھی حلال ہے جو تمہارے سدھائے ہوئے شکاری جانوروں نے تمہارے لئے پکڑا ہو۔ وہ شکاری جانور ایسے ہوں جن کو تم نے سدھایا ہو‘ اُس علم میں سے جو اللہ نے تمہیں سکھلایا ہے۔ پس اُس شکار کئے ہوئے جانور کو کھا سکتے ہو بشرطیکہ شکاری جانور نے شکار کو تمہارے لئے روکے رکھا ہو۔ مثلاً آپ نے شکار پر سدھایا ہوا کتا چھوڑا۔ اُس نے خرگوش یا کوئی دوسرا حلال جانور پکڑ لیا۔ اب اگر کتے نے وہ شکار آپ کے لئے پکڑے رکھا‘ اُس میں سے خود نہیں کھایا تو اُس کا کھانا تمہارے لئے جائز ہے مگر اُس پر اللہ کا نام لے لو یعنی ذبح کر لو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کو حساب لیتے دیر نہیں لگتی۔

آج کے دن تمہارے لئے تمام پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئی ہیں۔ یعنی اس سے پہلے یہود کی شریعت میں بعض چیزیں جو حضرت یعقوبؑ کی ذاتی پسند یا ناپسند کی بنا پر یا مشرکانہ اوہام کی وجہ سے ناجائز سمجھی گئی تھیں‘ جائز قرار دی جا رہی ہیں۔ اب تمام صاف ستھری پاکیزہ چیزیں تمہارے لئے حلال ہیں۔ اور اہل کتاب کا کھانا بھی تمہارے لئے حلال ہے۔ اہل کتاب کا ذبیحہ تمہارے لئے جائز ہے بشرطیکہ وہ جانور حلال ہو اور اُسے اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔ اسی طرح تمہارا کھانا بھی اُن کے لئے حلال ہے۔ اور تمہارے لئے اہل ایمان خاندانی عورتوں سے شادی کرنا بھی حلال ہے اور اُن لوگوں کی خاندانی عورتوں سے بھی جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی‘ جبکہ تم انہیں اُن کے حق مہر ادا کر دو۔ شادی میں نیت یہ ہو کہ تم نے اپنا گھر بسانا ہے۔ مقصد صرف شہوت رانی یا مستی نکالنا نہ ہو اور نہ ہی چھپی دوستی‘ یاری منانا مقصود ہو بلکہ کھلم کھلا علانیہ نکاح ہو۔ مسلمان مرد کسی عیسائی یا یہودی عورت سے نکاح کر سکتا ہے اس ضمن میں لوگوں کے ذہن میں بہت سے اشکالات ہیں‘ مگر واضح ہو کہ محمد ﷺ کی شریعت کا اصل حکم تو یہی ہے۔ اس میں نہ تغیر و تبدل ہو سکتا ہے نہ ہی اسے کوئی منسوخ کر سکتا ہے‘ لہٰذا جواز کا یہ قانون قائم رہے گا‘ اگرچہ لوگوں کو اس کے خلاف جو مصلحتیں نظر آتی ہیں اپنی جگہ وہ صحیح ہیں‘ لیکن اس کے باوجود قانون کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں اگر ایک خالص اسلامی ریاست ہو تو کچھ عرصہ کے لئے کسی ایسی اجازت کو موقوف کیا جا سکتا ہے‘ جیسے حضرت عمر فاروق نے اپنے زمانے میں قحط کے دوران قطع ید کی سزا موقوف کر دی تھی کہ حالات کا یہی تقاضا تھا۔ اسی طرح مصلحت کے تحت عارضی طور پر اسلامی حکومت اہل کتاب کی عورتوں سے مسلمانوں کے نکاح کو موقوف کر سکتی ہے۔ مثلاً اس وقت صورت حال یہ ہے کہ مسلمان مغلوب ہیں۔ اہل کتاب کا غلبہ ہے۔ تو کتابیہ بیوی کا مسلمان شوہر پر غالب ہونے کا امکان مسترد نہیں کیا جا سکتا اس دور کا عام چلن بھی یہ ہے کہ مرد کمزور ہو چکے ہیں اور عورتوں کا غلبہ ہے۔ ایسی صورت میں قوی اندیشہ ہے کہ عورت مرد کو غلط راستے پر لے جائے گی۔ جب مسلمانوں کا غلبہ ہو‘ حکومت اسلامی ہو تو اس اجازت پر عمل ہو سکتا ہے۔ ایک تو مسلمان مرد غالب ہونے کی وجہ سے عورت کو کنٹرول میں رکھ سکتا ہے۔ عورت کا اُسے بری راہ پر لگانا آسان نہ ہوگا۔ دوسرے اولاد جو ہوگی وہ مرد کی ہے جو مسلمان ہے۔ البتہ مسلمان عورت کو اجازت نہیں کہ وہ اہل کتاب مرد کے ساتھ شادی کرے۔ مرد گھریلو زندگی میں عام طور پر عورت پر غلبہ رکھتا ہے تو اہل کتاب مرد اپنی مسلمان عورت پر اثر انداز ہو کر اُسے گمراہی کے راستہ پر لے جا سکتا ہے۔ لہٰذا اس کی اجازت نہیں دی گئی۔

تو جس شخص نے ایمان کے ساتھ کفر کیا اُس کے تمام اعمال حبط ہو گئے۔ یہ اشارہ اہل کتاب کی طرف بھی ہو سکتا ہے کہ جب تک حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نہیں لائے تھے‘ حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہ السلام کو ماننے والا بھی مومن تھا۔ لیکن اب اگر کوئی محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان نہیں لائے تو وہ کافر ہے‘ اسی طرح اگر کوئی شخص ایمان کا مدعی ہو کر کافرانہ حرکتیں کرے تو اُس کے تمام اعمال حبط ہو جائیں گے۔ اور ایسا شخص آخرت میں خسارہ کھانے والوں میں ہوگا۔

فرمانِ نبویؐ

دعوت و اصلاح کا کام

چودھری رحمت اللہ بٹر

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ :((فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ))

(بخاری عن سہل بن سعد کتاب المغازی مسلم کتاب فضائل الصحابۃ)

نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا: ’’اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تیرے ذریعہ سے ایک آدمی کو راہ راست پر چلنے کی توفیق دے تو یہ تیرے لیے بہتر ہے اس سے کہ تجھے سرخ اونٹ ملیں۔‘‘

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وقت فرصت ہے کہاں ......

عیسائیوں کے سب سے بڑے مذہبی پیشوا پوپ بینی ڈکٹ شش دہم (16) کی اسلام، جہاد اور محسن انسانیت نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس کے بارے میں ہرزہ سرائی اور ہذیان گوئی پر آج پوری اسلامی دنیا سراپا احتجاج بنی ہوئی ہے۔ پاکستان سمیت دنیا بھر میں جہاں مسلمانوں نے احتجاجی ریلیاں نکالیں وہاں پاکستان کی پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں نے اپنی متفقہ قراردادوں میں پوپ کے بیان کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اس سے مذاہب کے درمیان تصادم کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ اسی طرح پاکستان نے عیسائیوں کے عالمی مرکز ویٹی کن کے سفیر کو دفتر خارجہ طلب کر کے پوپ کے بیان پر شدید احتجاج کیا جبکہ مراکش نے ویٹی کن سے اپنے سفیر کو احتجاجاً واپس بلا لیا۔

پوپ نے اپنے آبائی ملک جرمنی کے دورہ کے دوران ایک یونیورسٹی کے طلبہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام اپنے پیروکاروں کو تشدد پر اکساتا ہے، اسلام تلوار کے زور پر پھیلا، اسلام کا تصور جہاد ''خدائی فطرت'' کے خلاف ہے۔ اس موقع پر پوپ نے جناب رسالت مآب ﷺ کے بارے میں بھی گستاخانہ الفاظ استعمال کیے۔

پوپ بینی ڈکٹ کی اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف یہ ہرزہ سرائی اتفاقی یا غیر ارادی نہیں بلکہ یہ اس منصوبہ بندی اور طے شدہ مہم کا حصہ ہے جس کا آغاز نائن الیون کے حادثہ سے کیا گیا۔ آج دنیا جان چکی ہے کہ نائن الیون کا ڈرامہ وائٹ ہاؤس اور امریکی انتظامیہ نے ایک سازش کے تحت رچایا' تاکہ بش کو عالم اسلام کے خلاف صلیبی جنگوں کے آغاز کا جواز مل سکے۔ یہ بات بھی ڈھکی چھپی نہیں کہ مسلمانوں کے خلاف اس یلغار کا مقصد یہودیوں کے مذموم مقاصد کے حصول کے لیے انہیں کمزور کرنا اور ان کے وسائل پر قبضہ کرنا ہے۔ اس لحاظ سے اگر یہ کہا جائے کہ امریکہ یہودیوں کے ہاتھوں یرغمال بن چکا ہے تو غلط نہ ہوگا۔ لیکن یہودی اپنے مفادات کے حصول کے لیے امریکہ ہی کو نہیں بلکہ پوری عیسائی دنیا کو بھی مسلمانوں کے خلاف مہرے کے طور پر استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ افغانستان، عراق اور لبنان میں لاکھوں مسلمانوں کو جاں بحق کرنے کے بعد یہودی امریکہ کو ایران اور شام پر بھی حملے کے لیے اکسا رہے ہیں۔ لیکن اس مرحلے پر یورپی ممالک اب کچھ پس و پیش کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے امریکہ اور برطانیہ کو عراق و افغانستان سے اپنی فوجیں واپس بلانے کا مشورہ دیا ہے۔ ٹونی بلیئر کی حکومت خطرے میں پڑ گئی ہے۔ اگرچہ بلیئر نے ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے فوری مستعفی ہونے سے انکار کر دیا ہے، تاہم اسے مجبوراً ایک سال کے اندر اندر استعفی دینے کا وعدہ کرنا پڑا ہے۔ اسی طرح دنیا بھر میں امریکہ کی سرپرستی میں لبنان پر اسرائیل کے حملے کی شدید مذمت کی جا رہی ہے اور امریکہ میں بش کی مقبولیت کا گراف بڑی تیزی سے نیچے آ رہا ہے۔ اس کے ساتھ دنیا بھر کے عیسائیوں میں دین اسلام، قرآن حکیم اور محسن انسانیتؐ کی حقانیت مقبول ہو رہی ہے۔

یہ صورت حال یہود کے لیے پریشان کن ہے' لہٰذا حالات کو اپنے حق میں موڑنے کے لیے وہ گاہے بگاہے ایسے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرتے رہتے ہیں تاکہ مسلمان مشتعل ہوں اور عیسائی دنیا میں مسلمانوں کے لیے پیدا ہونے والے ہمدردی کے جذبات سرد ہو جائیں۔ قبل ازیں ڈنمارک کے اخبارات میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے ذریعے مسلمانوں کو مشتعل کیا گیا اور ستم ظریفی یہ کہ پوری اسلامی دنیا کے احتجاج کو پرکاہ کے برابر بھی حیثیت نہ دی گئی۔ اسی طرح اب پاپائے روم کو کروسیڈی نفرت کی آگ بھڑکانے کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ ایک زمانہ وہ تھا کہ عیسائی حضرت عیسیٰؑ کو سولی دینے کی سازش میں ملوث ہونے پر یہود سے سخت نفرت کرتے رہے۔ لیکن یہود نے آہستہ آہستہ سودی معیشت اور ذرائع ابلاغ پر قابض ہو کر عیسائیوں کو نہ صرف اپنے شکنجے میں کس لیا بلکہ بے حیائی اور فحاشی کے ذریعے ان کی غیرت و حمیت کا جنازہ نکال دیا تقریباً 80 برس قبل شاعر مشرق علامہ اقبال نے اپنی باطنی بصیرت سے مشاہدہ کر لیا تھا کہ فرنگ کی رگ جاں پوری طرح پنجہ یہود میں جکڑی جا چکی ہے۔ (باقی صفحہ 18 پر)

تا خلافت کی بنا' دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

قیام خلافت کا نقیب

ہفت روزہ — لاہور

ندائے خلافت

جلد 15 — شمارہ 35

21 تا 27 ستمبر 2006ء

27 شعبان تا 3 رمضان المبارک 1427ھ

بانی: اقتدار احمد مرحوم

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید

نائب مدیر: محبوب الحق عاجز

مجلس ادارت

سید قاسم محمود۔ ایوب بیگ مرزا

سردار اعوان۔ محمد یونس جنجوعہ

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین

پبلشر: محمد سعید اسعد' طابع: رشید احمد چوہدری

مطبع: مکتبہ جدید پریس' ریلوے روڈ' لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی:

67-اے علامہ اقبال روڈ' گڑھی شاہو لاہور۔54000

فون: 6366638 - 6316638 فیکس: 6271241

E-Mail:markaz@tanzeem.org

مقام اشاعت: 36-کے ماڈل ٹاؤن لاہور۔54700

فون: 5869501-03

قیمت فی شمارہ 5 روپے

سالانہ زرِ تعاون

اندرونِ ملک......250 روپے

بیرون پاکستان

انڈیا---------------(2000 روپے)

یورپ' ایشیا' افریقہ وغیرہ (2500 روپے)

امریکہ' کینیڈا' آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)

ڈرافٹ' منی آرڈر یا پے آرڈر

''مکتبہ خدام القرآن'' کے عنوان سے ارسال کریں

چیک قبول نہیں کیے جاتے

ادارہ کا مضمون نگار حضرات کی رائے سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

سینتیسویں غزل

(بالِ جبریل' حصّہ دوم)

فطرت کو خرد کے رُوبرُو کر   تسخیرِ مقامِ رنگ و بو کر
تو اپنی خودی کو کھو چکا ہے   کھوئی ہوئی شے کی جستجو کر
تاروں کی فضا ہے بیکرانہ   تو بھی یہ مقام آرزو کر
عُریاں ہیں ترے چمن کی حوریں   چاکِ گل و لالہ کو رفو کر
بے ذوق نہیں اگرچہ فطرت
جو اُس سے نہ ہو سکا' وہ تُو کر!

یوں کہنے کو تو یہ نظم بھی ہے' غزل بھی' لیکن اس میں تغزل کا رنگ کہیں نظر نہیں آتا۔ اس کی بجائے ہر شعر میں سنجیدگی کی کیفیت اور غور و فکر کی دعوت پائی جاتی ہے۔ اقبال نے اس فلسفیانہ غزل کے لیے جو بحر اختیار کی ہے' اس میں بھی ترنم اور موسیقی کا رنگ نہیں ہے' اس لیے وہ نفسِ مضامین کے ساتھ کامل مطابقت رکھتی ہے' اور یہی وجہ ہے کہ پڑھنے والے پر اک سنجیدگی طاری ہو جاتی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کوئی فلسفی مسجد کے گوشے میں بیٹھا ہُوا زندگی کے حقائق کا درس دے رہا ہے۔

1۔ اے مخاطب! اگر تُو کائنات کو مسخر کرنا چاہتا ہے تو اپنی خداداد عقل سے کام لے' یعنی قوانینِ فطرت کا مطالعہ کر۔ اِس مطالعے کی بدولت تیرے اندر تسخیرِ کائنات کی قابلیت پیدا ہو جائے گی۔

2۔ یہ شعر سہل ممتنع کی بہت عمدہ مثال ہے' یعنی مشکل مضمون کو سادہ لفظوں میں بیان کرنا۔ سلاست اور روانی کا یہ عالم ہے کہ دونوں مصرعے بالکل نثر میں ہیں۔ اگر اس کی شرح کی جائے تو شعر کی سلاست کا خون ہو جائے گا۔ یعنی شرحِ شعر کے مطلب سے زیادہ مشکل ہو جائے گی۔ اس شعر میں اقبال کے فنِ شاعری کا کمال نظر آتا ہے کہ سادہ لفظوں میں کس قدر تاثیر پیدا کر دی ہے۔

3۔ اے مخاطب! جس طرح ستاروں کی دنیا لامحدود ہے' اسی طرح تُو بھی اپنی خودی میں لامحدودیت کی شان پیدا کر' تاکہ تُو نیابتِ الٰہیہ کے مقام پر فائز ہو سکے۔

4۔ یہ شعر رمزیہ شاعری کی بڑی عمدہ مثال ہے۔ بالِ "جبریل" کی منظومات کی دلکشی کا بڑا سبب یہ ہے کہ اقبال نے رمز و ایما اور کنایہ سے جگہ جگہ کام لیا ہے۔ اِس شعر کا مطلب یہ ہے کہ بنی آدم آلام و مصائب میں مبتلا ہیں' پس تُو ہمدردی اور دل سوزی کا شیوہ اختیار کر اور اُن کے مصائب کا ازالہ کر۔ اس کی صورت یہ ہے کہ پوری انسانیت کو اسلام کی خوبیوں سے آگاہ کر۔

5۔ اگرچہ فطرت بھی انسانی زندگی کو خوشگوار بنانے کے لیے ہر وقت سرگرمِ عمل رہتی ہے' لیکن خالقِ عظیم نے تجھے فطرت سے بھی بڑھ کر صلاحیت کار عطا فرمائی ہے۔ پس تُو فطرت کا مطالعہ کر اور اُس کے کاموں میں جہاں کہیں تجھے کوتاہی یا عیب نظر آئے' تو اپنی خداداد عقل سے کام لے کر اُس کا ازالہ کر۔ اس شعر میں اقبال نے ہمیں تخلیق و ایجاد کا درس دیا ہے۔ مثلاً فطرت نے انسان کو پرندوں کی طرح ہوا میں اُڑنا نہیں سکھایا' اس لیے انسان کا فرض ہے کہ وہ ایسے آلات اور مشینیں ایجاد کرے کہ انسان بھی فضائے بسیط میں پرندوں کی طرح اُڑ سکے۔ چنانچہ اہلِ مغرب کے سامنے یہی اصول تھا' جس کی بناء پر انہوں نے ہوائی جہاز ایجاد کیا۔ اسی پر دوسری ایجادات کا قیاس کیا جا سکتا ہے۔ سائنس کا سب سے بڑا فائدہ یہی ہے کہ انسان فطرت کی عطا کردہ نعمتوں میں اضافہ کر سکتا ہے۔

منافقین کا کردار

سورۃ النساء کی آیات 136 تا 143 کی روشنی میں

مسجد دار السلام' باغ جناح' لاہور میں امیر تنظیم اسلامی محترم حافظ عاکف سعید صاحب کے 8 ستمبر 2006ء کے خطابِ جمعہ کی تلخیص

(آیات قرآنی کی تلاوت اور خطبہ مسنونہ کے بعد)

حضرات! ہم سورۃ المنافقون کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ اس کے دوسرے رکوع میں نفاق سے بچاؤ کی تدابیر اور علاج کا تذکرہ ہے۔ لیکن اس رکوع پر گفتگو سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آج کی نشست میں ہم سورۃ النساء کی کچھ آیات کے مطالعہ کر لیں' تاکہ نفاق کی مزید وضاحت ہمارے سامنے آجائے۔ ان آیات میں بڑی تفصیل سے نفاق اور منافقت کا پردہ چاک کیا گیا ہے۔ فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝ (النساء)

"مومنو! اللہ پر اور اُس کے رسول پر اور جو کتاب اُس نے اپنے پیغمبر ﷺ (آخر الزمان) پر نازل کی ہے اور ہر وہ کتاب جو اس سے پہلے نازل کی تھی سب پر ایمان لاؤ۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُس کے پیغمبروں اور روزِ قیامت سے انکار کرے وہ رستے سے بھٹک کر دور جا پڑا۔"

یہ قرآن حکیم کا منفرد مقام ہے۔ ایک طرف اللہ تعالیٰ "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا" کہہ کر ہمیں "ایمان والے" کہہ رہا ہے اور ساتھ ہی مطالبہ بھی کیا جا رہا ہے کہ اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ' اور اُس کی کتابوں پر ایمان رکھو۔ سوال یہ ہے کہ اِس کا مطلب کیا ہے؟ اِس کا جواب واضح ہے' اور وہ یہ کہ اے لوگو' تم نے زبان سے تو ایمان کا اقرار کر لیا ہے' مگر اب اُسے دل میں جاگزیں کرو۔ اب حقیقتاً ایمان لاؤ' ایسا ایمان جو قلبی یقین والا ہو۔ لازم ہے کہ جس بات کا تم زبان سے اقرار کرتے ہو' وہ تمہاری سوچ' فکر اور عمل کا حصہ بن جائے۔ تمہارے روز و شب اس بات کے گواہی دے رہے ہوں کہ تم واقعی اللہ کو مانتے ہو' اُس کے رسول پر ایمان رکھتے ہو اور تمہیں آخرت پر پختہ یقین ہے۔ دوسرے لفظوں میں جب ایمان کا دعویٰ کرتے ہو تو اس کے عملی تقاضوں کو بھی پورا کرو۔ جب اللہ کو رب مانا ہے تو اُس کے ہر حکم کے آگے سرِ تسلیم خم کر دو۔ زندگی کے ہر گوشے میں اُسی کی اطاعت بجالاؤ۔ یہ ہے حقیقی ایمان۔

ایمان کے عملی تقاضوں میں کوتاہی بڑی خطرناک ہے' کیونکہ یہی انسان کو نفاق کی طرف لے جاتی ہے۔ انسان پر مال و اولاد اور دنیا کی محبت اس قدر غلبہ پالیتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو بندگی اور اطاعت سے بچا بچا کر رکھتا ہے۔ دین قربانی کا مطالبہ کرتا ہے مگر یہ اس قدر مشکل دکھائی دیتی ہے کہ اس کے خیال ہی سے جان نکلتی ہے۔ وہ اگر بندگی کرتا بھی ہے تو کنارے کنارے پر۔ تاکہ دنیاوی مفادات پر آنچ نہ آنے پائے' دنیا کے تقاضے بھی پورا ہوتے رہیں اور ساتھ ہی ساتھ دین کو بھی تھامے رہے' اور اس کی "مسلمانی" میں بھی کوئی فرق نہ آئے۔ حالانکہ یہ کنارے کی بندگی اور دورنگی اللہ کو ہرگز پسند نہیں۔ وہ تو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ جب کوئی اللہ پر ایمان لے آئے' تو پھر اس پر ڈٹ جائے' اور استقامت کا مظاہرہ کرے۔ دنیاوی نقصانات کو ہرگز خاطر میں نہ لائے۔ اس راہ میں جو بھی مشکل آتی ہے اُسے جھیلے۔ یہی مومنوں کا شیوہ ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا ۝ (حم السجدہ)

"جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے۔"

دوسری بات یہ ہے کہ عملاً یہ ممکن بھی نہیں کہ آدمی کنارے کنارے کی بندگی کرتے ہوئے اللہ کو بھی راضی کر لے اور اپنے دنیاوی مفادات پر بھی آنچ نہ آنے دے۔ جو شخص بھی دنیا کو اپنا مطمع نظر بنائے گا وہ ضرور آخرت کا نقصان کرے گا اور جو آخرت کو اپنا مطلوب و مقصود بنائے اور دین کو مقدم کرے گا' اُسے اپنی دنیا کی قربانی بہر حال دینی پڑے گی' اُسے نقصانات کے لئے ذہناً تیار رہنا ہوگا۔ یہ الگ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ پھر بھی اپنے فضل سے اُسے عطا کرتا رہے۔

اللہ اور اُس کے رسول ﷺ پر ایمان کے ساتھ ساتھ اللہ کی کتاب پر بھی پختہ ایمان لاؤ۔ طلب ہدایت کی نیت سے قرآن سے لو لگائے رکھو۔ قرآن کی تلاوت کرو' اس کو سمجھ کر پڑھو' اُس پر عمل کے لئے کوشاں رہو۔ تمہارا واقعی یہ ایمان ہو کہ یہ رہنما کتاب ہے۔ اور اِس کے ذریعے ہمیں اپنی فکری اور عملی اصلاح کرنی ہے۔ اسی طرح سابقہ آسمانی کتابوں پر بھی ایمان لاؤ۔ اہل اسلام کا ایمان ہے کہ تورات' زبور اور انجیل اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتابیں ہیں۔ مگر اللہ نے اُن کی حفاظت کا ذمہ نہیں لیا' بنا بریں اُن میں تحریفات ہو چکی ہیں' لہٰذا یہ کتب حجت نہیں رہیں۔ اب ان کے مضامین کو قرآن کی کسوٹی پر پرکھا جائے گا۔ ان کی جو تعلیمات قرآن حکیم کے مطابق ہوں گی وہ حق ہوں گی اور جو اس سے ٹکرائیں گی' وہ باطل۔

اگلی آیت میں بتایا گیا ہے کہ نفاق کے مرض کی ابتدا کیسے ہوتی ہے' اور پھر یہ کیونکر بڑھتا چلا جاتا ہے۔ فرمایا:

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ۝ (النساء)

"جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے' پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے' پھر کفر میں بڑھتے گئے' اُن کو اللہ نہ تو بخشے گا اور نہ سیدھا راستہ دکھائے گا۔"

جب قرآن حکیم نازل رہا تھا' کچھ لوگ ایسے موجود تھے جو دعویٰ ایمان کا کرتے' مگر حقیقت میں کفر کے مرتکب تھے۔ یہ کفر کون سا تھا؟ یہ کفر تھا ایمان کے عملی تقاضوں کو پورا کرنے سے پسپائی اور انحراف۔ ایمان کا اولین تقاضا ہی یہ ہے کہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی اطاعت کی جائے' اور اللہ نے اپنی کتاب میں جو کچھ نازل فرما دیا ہے' اس پر عمل کیا جائے۔ اگر ہم اللہ پر ایمان کا دعویٰ کریں مگر اُس کی اطاعت نہ کریں' بلکہ اپنی مرضی کی زندگی گزاریں' زمانے کے رسم و رواج کو پورا کریں' تاکہ دنیا ہمیں روشن خیال کہے' امریکہ اور یورپ والے ہمیں ماڈریٹ کا نام دیں' تو یہ روش ایمان کے یکسر منافی ہے۔ یہ ایمان کے عملی تقاضوں سے انحراف اور پسپائی ہے۔ یہ دورنگی اور تضاد ہے' جو اللہ کو ہرگز قبول نہیں۔ اگر کوئی شخص اللہ کی بات نہیں مانتا' رسول ﷺ کو اُن کا مقام دینے کو تیار نہیں۔ پھر خواہ وہ زباں سے لاکھ بار کلمہ پڑھے' یہ واضح ہے کہ وہ حقیقت کے اعتبار سے کفر میں مبتلا ہو چکا ہے۔

اگرچہ قانونی طور پر اُس کے مسلمان ہونے کو کوئی چیلنج بھی نہیں کر سکتا' اس لئے کہ قانون کی اپنی "limitations" ہوتی ہیں۔ ہم کسی کے دل میں جھانک کر نہیں دیکھ سکتے کہ اُس کے اندر ایمان ہے یا نہیں۔ آدمی کے زبانی اقرار پر ہی اُس کے

اسلام کا اعتبار کرنا ہوگا۔ کسی کی تکفیر تو تب ہی کی جاسکتی ہے جب وہ زبان سے ایمانیات کا انکار کرے' عملی کوتاہی پر تکفیر نہیں کی جاسکتی۔ کوتاہی اور غلطی ہر انسان سے ہوسکتی ہے اور اُس کے لئے توبہ کا راستہ بھی کھلا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ یہاں منافقین کی باطنی کیفیت کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔

منافقین کی باطنی کیفیت یہ ہے کہ وہ ایمان سے محروم ہیں۔ اگرچہ وہ ایمان لائے تھے۔ دل نے گواہی دی تھی کہ قرآن حق ہے۔ حضرت محمد ﷺ وہی ہستی ہیں جن کی پیشن گوئیاں تورات اور انجیل میں کی گئی تھیں' لیکن رسول اللہ ﷺ کی بات ماننے کو طبیعت نہیں چاہ رہی تھی' اس لئے کہ اس میں دنیا کا نقصان نظر آ رہا تھا۔ دراصل یہی باطنی ارتداد کا نقطہ آغاز تھا......

اس کے بعد پھر دوستوں نے توجہ دلائی کہ دیکھو تم نے رسول ﷺ کی بات مانی نہیں۔ رسول ﷺ کا فرمان ہے کہ یہودیوں کے ساتھ دوستی کی پینگیں مت بڑھاؤ اور تمہارا حال یہ ہے کہ تم ابھی تک اُن سے تعلقات قائم رکھے ہوئے ہو' تو انہیں احساس ہوا اور پھر ندامت سے توبہ بھی کر لی' لیکن دنیا اور اُس کی زیب و زینت کی محبت دل سے نکلی نہیں تھی لہٰذا جب پھر آزمائش کی گھڑی آئی تو قدم پیچھے ہٹ گئے۔ ایک مرتبہ پھر کفر کا ارتکاب کر بیٹھے۔ بار بار کی پسپائی کا نتیجہ یہ نکلا کہ کفر میں آگے ہی بڑھتے چلے گئے اور اُس مقام پر پہنچ گئے کہ باطنی پسپائی کا عمل اپنی انتہا کو پہنچ گیا۔ چنانچہ اُن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ صادر فرما دیا کہ اب انہیں معاف نہیں فرمائے گا۔ وہ کبھی راہ یاب نہیں ہوں گے۔ اور ظاہری مسلمانی اُن کے کچھ کام نہ آئے گی۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ ان پر حقیقت منکشف ہوئی۔ اللہ نے ایمان کی دولت عظمیٰ عطا فرمائی' مگر انہوں نے عملی کوتاہی کی اور دنیا کے کتے بن کر رہے۔ سمجھانے والوں نے انہیں سمجھایا' اللہ نے بار بار مواقع دیئے مگر پھر بھی باز نہ آئے۔ یہ نفاق کی آخری سٹیج ہوتی ہے' جب قبول ہدایت کے سوتے بالکل خشک ہو جاتے ہیں اور دلوں پر مہر کر دی جاتی ہے جیسے سورۃ المنافقون میں فرمایا:

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝

''یہ اس لئے کہ یہ (پہلے تو) ایمان لائے پھر کافر ہو گئے تو ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی سو اب یہ سمجھتے ہی نہیں''

بلاشبہ یہ نفاق کا بدترین انجام ہے کہ آدمی کے لئے راہ ہدایت پر واپسی کا دروازہ بند کر دیا جائے۔ اور اللہ یہ فیصلہ کر لے وہ جہنم ہی میں جائے گا۔

آگے فرمایا:

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ (النساء)

''(اے پیغمبر) منافقوں (یعنی دو رُخے لوگوں) کو بشارت سنا دو کہ اُن کے لئے دکھ دینے والا عذاب (تیار) ہے۔''

جس طرح صحابہؓ عشرہ مبشرہ (دس بشارت دیئے جانے والے صحابہؓ) کا یہ بلند مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے نبی اکرم ﷺ نے انہیں دنیا میں ہی بشارت دے دی تھی کہ وہ جنتی ہیں' اسی طرح یہاں آپؐ کو منافقین سے متعلق حکم دیا جا رہا ہے کہ انہیں جہنم کی بشارت دے دیجئے۔ منافقین کا سب سے بڑا جرم کیا تھا' جس پر جہنم کی بشارت کا حکم دیا جا رہا ہے۔ آگے اُس کا تذکرہ آ رہا ہے فرمایا:

الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝ (النساء)

''یہ وہ لوگ ہیں جو مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں۔ کیا یہ اُن کے ہاں عزت حاصل کرنا چاہتے ہیں' تو عزت تو سب اللہ ہی کی ہے۔''

منافقین کا جرم یہ ہے کہ یہ مخلص مسلمانوں کو چھوڑ کر یہود و نصاریٰ سے دوستی کرتے ہیں۔ اللہ کے دشمنوں سے وفاداری اور اہل ایمان سے بے وفائی اور دھوکہ کرتے ہیں۔

اس آیت کو موجودہ حالات پر منطبق کیجئے اور دیکھئے عالم اسلام میں کیا ہو رہا ہے۔ ستاون اسلامی ممالک میں حکمران طبقہ یہود و نصاریٰ کے ساتھ تعلقات استوار کئے ہوئے ہے۔ حکمران ہی کیا' حکمرانی کے خواب دیکھنے والے بھی واشنگٹن کی طرف سرپٹ بھاگ رہے ہیں' ادھر ہی اُمید بھری نظروں سے دیکھتے ہیں۔ انہیں یقین دہانی کراتے ہیں کہ ہم آپ کے زیادہ وفادار ہیں اور آپ کے ایجنڈے کو زیادہ بہتر انداز میں آگے بڑھا سکتے ہیں۔ پورا عالم اسلام اسی رُخ پر جا رہا ہے۔ (الا ماشاء اللہ) اس لئے کہ دنیا اور اُس کی محبت مجبور کر رہی ہے کہ جن کے ہاتھ میں لاٹھی ہے انہی کے آگے سر جھکایئے۔ یہ منطقی نتیجہ ہے اللہ پر ایمان اور یقین کی کمی کا۔

کفار سے دوستی ولایت اور اُن کی چاپلوسی اور خوشامد کا سبب یہ ہے کہ یہ لوگ اقتدار کے بھوکے اور حریص ہیں۔ اور ان کا یقین ہے کہ عزت و ذلت اقتدار و قوت کا مرکز یہود و نصاریٰ اور امریکہ ہیں۔ اللہ نے ان لوگوں کے اس خیال کی نفی فرما دی۔ فرمایا' یہ یہود و نصاریٰ کے ہاں عزت تلاش کرتے ہیں۔ ان کا یہ خیال ہے کہ کافروں کی دوستی سے انہیں عزت ملے گی۔ وہ اس خیال باطل میں مبتلا ہیں کہ کفار سے دوستی کا نتیجہ ہے کہ امریکی اور یورپی لیڈر انہیں پسند کرتے ہیں۔ دنیا میں ان کی بڑی عزت ہے' حالانکہ یہ سب غلط ہے۔ عزت سب کی سب اللہ کے لئے ہے۔ اور انسانوں میں سے عزت اُسے ہی ملے گی جو اللہ کی اطاعت کرے گا۔

اگلی آیت میں منافقین کے تعلق سے اہل ایمان کو اہم ہدایت کی گئی ہے:

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ڮ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۭ (النساء)

''اور اللہ نے تم (مومنوں) پر اپنی کتاب میں (یہ حکم) نازل فرمایا ہے کہ جب تم (کہیں) سنو کہ اللہ کی آیتوں سے انکار ہو رہا ہے اور اُن کی ہنسی اُڑائی جاتی ہے تو جب تک وہ لوگ اور باتیں (نہ) کرنے لگیں اُن کے پاس مت بیٹھو ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو جاؤ گے۔''

اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں پہلے بھی حکم بھیج چکا ہے کہ جس مجلس میں اللہ تعالیٰ کے احکام کا انکار اور مذاق اڑایا جاتا ہو' وہاں ہرگز نہ بیٹھو ورنہ تم بھی ویسے ہی سمجھے جاؤ گے۔ البتہ

پریس ریلیز

14 ستمبر 2006ء

جہاد خدا کے مقاصد زندگی کے خلاف نہیں' بلکہ اُن کے عین مطابق اللہ کے عطا کردہ نظام عدل و قسط کے قیام کے لئے ہے

حافظ عاکف سعید

امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید نے پوپ بنی ڈکٹ کے حالیہ بیان کہ اسلام تلوار کے زور پر پھیلا اور اسلام کا تصور جہاد خدا کے مقاصد زندگی کے خلاف ہے' پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ عالم عیسائیت کے مذہبی راہنما کی طرف سے ایسے نازیبا بیانات سے مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان کشیدگی پیدا ہوگی اور ان کے درمیان خلیج مزید بڑھے گی جو صلیبی جنگوں کا موجب بن سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اسلام تلوار سے پھیلا ہوتا تو آج سپین میں ایک عیسائی بھی دکھائی نہ دیتا۔ انہوں نے جہاد کے بارے میں پوپ کی ہرزہ سرائی کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ جہاد خدا کے مقاصد زندگی کے خلاف نہیں ہے' بلکہ اُن کے عین مطابق اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ نظام عدل و قسط کو دنیا میں نافذ کرنے کے لیے باطل قوتوں کے خلاف ڈٹ جانے کا نام ہے۔ انہوں نے کہا کہ پوپ کے اس بیان سے بدی کی تین قوتوں امریکہ' اسرائیل اور بھارت کو مسلمانوں پر جاری مظالم کو بڑھانے کی شہ ملے گی اور تہذیبوں کے تصادم کا خطرہ مزید بڑھے گا۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت' تنظیم اسلامی' پاکستان)

جس وقت وہ دوسری باتوں میں مشغول ہوں تو اُن کے ساتھ بیٹھنے کی ممانعت نہیں۔ منافقین کی مجالس میں آیات اور احکام الٰہی کا استہزا ہوتا تھا' اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ مطلب یہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص اللہ کے خلاف بات کرے' اللہ کی کتاب کے خلاف زبان کھولے مگر تم بھی اُس کے ساتھ تعلقات خوشگوار رکھو اور تمہاری تیوری پر بل بھی نہ پڑیں' اس خیال سے کہ ہمیں وسعت ظرفی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ تحمل سے کام لینا چاہیے۔ یاد رکھئے! یہ تمہارے خود ساختہ گمراہ تصورات ہیں جو شیطان نے تمہیں سکھائے ہیں۔ یہ تحمل اور رواداری نہیں ہے۔ اگر مسلمان ہو تو یہ تمہاری دینی غیرت کا تقاضا ہے کہ جس محفل میں اللہ کی کتاب کا مذاق اڑایا جا رہا ہو وہاں سے اُٹھ جاؤ۔ وہاں مت بیٹھو۔

آج کے دور میں آیات الٰہی کا مذاق اڑانے والے صرف یہود و نصاریٰ نہیں بلکہ مسلمانوں میں سے بھی بعض زیادہ ''روشن خیال'' ایسے ہیں جو آیات الٰہی کو تمسخر کا نشانہ بناتے ہیں۔ اُن کی دانش یہ کہتی ہے کہ آدمی کو ہر قسم کی تنقید کی آزادی ہے' وہ جیسے چاہے اپنے مافی الضمیر کا اظہار کر سکتا ہے۔ ان لوگوں میں سے ایک انتہائی گمراہ کن گروہ تو سلمان رشدی اور تسلیمہ نسرین کی

آج کے دور میں آیات الٰہی کا مذاق اڑانے والے صرف یہود و نصاریٰ نہیں بلکہ مسلمانوں میں سے بھی بعض زیادہ ''روشن خیال'' ایسے ہیں جو آیات الٰہی کو تمسخر کا نشانہ بناتے ہیں

صورت میں موجود ہے اور دوسرے ہمارے ملک میں دانشوروں کے وہ بے شمار حلقے ہیں جہاں کھل کر اسلام' آیات قرآنی اور احادیث رسول ﷺ کے خلاف ایسی ایسی باتیں کہی جاتی ہیں جنہیں زبان پر لایا بھی نہیں جا سکتا۔ کہیں سے یہ گمراہ کن آواز آتی ہے کہ اسلامی سزائیں وحشیانہ ہیں۔ کوئی یہ کہتا ہے کہ کیا میں چوری کی سزا نافذ کر کے قوم کو ''ٹنڈا'' بنا دوں۔ ڈھٹائی کی انتہا یہ ہے کہ اس طرز فکر اور ان گمراہ کن خیالات کو برداشت کرنے کی تلقین کی جا رہی ہے اور کہا جا رہا ہے کہ یہی رواداری اور ماڈریشن ہے۔ یاد رکھئے! یہ ہرگز رواداری اور ماڈریشن نہیں۔ یہ دینی حمیت اور غیرت کا قتل ہے۔ یہ منافقت کا مظہر ہے۔

اور منافقین کا انجام کیا ہوگا؟ اس کے بارے میں فرمایا:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا ﴾ (النساء)

''کچھ شک نہیں کہ اللہ منافقوں اور کافروں سب کو دوزخ میں اکٹھا کرنے والا ہے۔''

منافقین دنیا میں تو مسلمانوں کی برادری میں شامل ہیں۔ قانونی طور پر مسلمان شمار ہوتے ہیں۔ یہ مسلم کمیونٹی کا حصہ ہیں۔ مگر حقیقت کے اعتبار سے یہ منافق ہیں۔ آخرت میں ان کی منافقت کا پردہ چاک کر دیا جائے گا' اور کفار کے ساتھ انہیں بھی جہنم میں ڈالا جائے گا اور عبرتناک انجام سے دوچار کئے جائیں گے۔

اگلی آیت میں منافقین کی مفاد پرستانہ دوہری پالیسی کا ذکر ہے:

﴿ الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ڮ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ...... ﴾ (النساء)

''جو تم کو دیکھتے رہتے ہیں اگر اللہ کی طرف سے تم کو فتح ملے تو کہتے ہیں کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے۔ اور اگر کافروں کو (فتح) نصیب ہو تو (ان سے) کہتے ہیں کیا ہم تم پر غالب نہیں تھے اور تم کو مسلمانوں (کے ہاتھ) سے بچایا نہیں''

مدینہ منورہ میں حق و باطل کی کشمکش جاری تھی۔ یہ لوگ اس انتظار میں تھے کہ بالآخر کس گروہ کا پلڑہ بھاری ہوتا ہے۔ ان کا خیال تھا کہ اگر مسلمانوں کو فتح ہوئی تو یہ کہہ دیں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھی نہیں تھے۔ مال غنیمت میں ہمیں بھی شریک کرو۔ اور اگر لڑائی میں کفار کا پلڑہ بھاری ہوا تو کہیں گے کہ کیا ہم نے تمہاری حفاظت نہیں کی اور مسلمانوں کے ضرر سے نہیں بچایا' لوٹ میں ہم کو بھی حصہ دو۔ فرمایا:

﴿ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ﴾ (النساء)

''تو اللہ تم میں قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا۔ اور اللہ کافروں کو مومنوں پر ہرگز غلبہ نہیں دے گا۔''

یعنی روز قیامت اللہ تعالیٰ سچے مومنین اور منافقین کے درمیان فیصلہ فرما دے گا۔ اُس دن حقیقت آشکار ہو جائے گی۔ اور اللہ کا یہ فیصلہ بھی ہے کہ خیر و شر کے اس معرکے میں بالآخر فتح اہل حق کو حاصل ہوگی۔

حق و باطل کا یہ معرکہ جیسے کل برپا تھا' آج بھی جاری ہے۔ آج بھی کچھ ایسے سرفروش ہیں جو اللہ کے وفادار ہیں' جو حق کے غلبہ کے لئے کوشاں ہیں' حق اور سچ کے معاملے میں انہیں کسی ملامت کی پروا ہے نہ کسی ظالم و جابر طاقت کا خوف۔ اگرچہ اس وقت شیطانی قوتوں کا پلڑہ بھاری ہے' لہٰذا یہ قوتیں بڑی مطمئن ہیں اور اپنی طاقت کے نشے میں مجاہدین اسلام کو تمسخر کا نشانہ بناتی ہیں۔ طالبان کی عزیمت اور استقامت کے تذکرہ کی بجائے اُن پر پھبتیاں کستی ہیں' مگر قرآن کا فیصلہ ہے کہ آخری فتح اہل حق کی ہی ہوگی۔ جس طرح کل اہل اسلام کو سربلندی عطا کی گئی تھی آج بھی وہ سرخرو ہوں گے۔ اور کفار و منافقین کو ذلت آمیز شکست کا سامنا کرنا پڑے گا۔

﴿ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَاۗءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴾ (النساء)

''منافق (ان چالوں سے اپنے نزدیک) اللہ کو دھوکا دیتے ہیں (یہ اُس کو کیا دھوکا دیں گے) وہ انہیں کو دھوکے میں ڈالنے والا ہے اور جب یہ نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو سست اور کاہل ہو کر (صرف) لوگوں کے دکھانے کو اور اللہ کی یاد نہیں کرتے مگر بہت کم۔''

منافقین دغاباز ہیں۔ یہ اپنی غلط پالیسیوں کے حق میں کوئی نہ کوئی عقلی دلیل پیش کر دیتے ہیں' کیونکہ یہ عذر تراشنے میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ یہ اس بات پر بڑے شاداں ہیں کہ ہم نے مسلمانوں کو بے وقوف بنا لیا۔ اُن کی جرأتیں اس قدر بڑھ گئی ہیں کہ یہ اپنے تئیں اللہ اور رسول اللہ ﷺ کو بھی دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ یہ گستاخ یہ کہہ رہے ہیں کہ ''ھو اُذن'' (اللہ کے رسول ﷺ کان ہیں) (نعوذ باللہ) کہ ہم جو بات کہتے ہیں اُس کو مان لیتے ہیں۔ یہ حیلہ گر رسول اکرم ﷺ کی رحمت اور شرافت و مروت کا ناجائز فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ یہ اللہ کو کب دھوکہ دے سکتے ہیں' یہ تو خود اپنے کرتوتوں اور سازشوں کے سبب درجہ بدرجہ اللہ کے جال میں پھنستے چلے جا رہے ہیں۔ یہ خود فریبی کا شکار ہیں اور اپنی دنیا و آخرت تباہ کر رہے ہیں۔

منافقین کو مجبوراً نماز کے لئے آنا پڑتا تھا' کیونکہ جو شخص نماز نہیں پڑھتا تھا اُس کے متعلق لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ یہ کافر ہے' لہٰذا اپنے اسلام کے اظہار کے لئے وہ مجبوراً نماز پڑھتے تھے مگر انتہائی بیزاری کی حالت میں۔ نماز سے ان کا مقصود اللہ کی رضا نہیں ہوتا تھا' بلکہ ریاکاری اور دکھاوا ہوتا۔ اور اللہ کا ذکر نہیں کرتے مگر بہت کم۔ منافقین اپنی گفتگوؤں میں دنیا بھر کے مفکرین اور ماہرین کے حوالے دیتے ہیں' مگر قرآن اور حدیث کا حوالہ نہیں دیتے۔ کیونکہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ایسا کرنے سے اُن کے ''سٹینس'' میں کمی آئے گی۔ ہم دقیانوسی ٹھہریں گے۔ ہمیں بنیاد پرست کہا جائے گا۔

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا جا کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اِس زمانے میں

منافقین کی حالت یہ ہے کہ

﴿ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴾ (النساء)

''بیچ پڑے لٹک رہے ہیں نہ اُن کی طرف (ہوتے ہیں) نہ اِن کی طرف۔ اور جس کو اللہ بھٹکائے تو تم اس کے لئے کبھی بھی راستہ نہ پاؤ گے۔''

مطلب یہ ہے کہ ان میں نہ تو پوری ہمت ہے کہ اسلام کو چھوڑ کر کفر میں داخل ہو جائیں اور نہ ہی پوری طرح مسلمانوں کے ساتھ شامل ہونے کو تیار ہیں' درمیان میں لٹک رہے ہیں۔ بے شک جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کرے' اس کے لئے کوئی راہ ہدایت نہیں ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایمان کے عملی تقاضوں کو پورا کرنے اور نفاق سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(مرتب: محبوب الحق عاجز)

عورتوں کی آزادی (یا) عفت وعصمت کا جنازہ

ڈاکٹر طاہرہ ارشد

آج ہمارے ملک میں خواتین کی نمائندگی اُن عورتوں کے سپرد کر دی گئی ہے جن کا تعلق برگر فیملیز سے ہے اور مغربی ممالک کے ایجنڈے پر کام کرنے والی N.G.Os چلا رہی ہیں۔ یہ ماڈرن عورتیں عام عورتوں کی لاعلمی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بے شرمی اور بے حیائی کو فروغ دینے میں مشغول ہیں۔ یہ وہ عورتیں ہیں جو خود شرم وحیا کے اسلامی تصور سے ہی ناواقف ہیں اسی لئے اُن کی آئیڈیل نہ امہات المومنینؓ ہیں نہ صحابیاتؓ بلکہ وہ خدا فراموش، بے باک اور جوہر نسوانیت سے عاری مغربی عورتوں کی دلدادہ اور فین ہیں۔ یہ عورتیں آزادی کا لفظ استعمال کر کے بھولی بھالی مسلمان خواتین کو دھوکہ دے رہی اور ورغلا رہی ہیں۔ حالانکہ جس انداز میں اسلام نے مسلمان خواتین کو عزت ووقار دیا ہے اور اُن کی عزت وعصمت کی حفاظت کے لئے جس قسم کے قوانین دیئے ہیں وہ کسی اور مذہب یا معاشرے میں نہیں ہیں۔

ہماری نمائندہ عورتوں کا فرض یہ بنتا ہے کہ وہ عورت کی عزت وعصمت کی حفاظت کے لئے اسلامی قانون کے نفاذ کی جدوجہد کریں۔ کیونکہ مغرب کے عائلی قوانین کے تحت جو آزادی عورتوں کو ملی ہوئی ہے اُس نے مغربی معاشرے میں خاندانی نظام کو تباہ وبرباد کر دیا ہے، کیا ہم بھی اُن کی پیروی میں اپنے جامع، مکمل اور محفوظ عائلی نظام کو برباد کر لیں؟

آج کل حدود آرڈیننس کو ختم کرنے کی جدوجہد ہو رہی ہے جس کا مقصد اُس ثقافت کے لئے راہ ہموار کرنا جس کا ایجنڈا قاہرہ کانفرنس، بیجنگ پلس فائیو کانفرنس وغیرہ میں دیا گیا تھا۔ پاکستان نے بھی اس ایجنڈے کو ملک میں لاگو کرنے پر دستخط کر رکھے ہیں۔ مغرب جہاد کو دہشت گردی بنانے میں تو کامیاب نہ ہو سکا۔ اب اس کا دوسرا حربہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی معاشرتی اقدار کو کھوکھلا بنا دیا جائے۔ اور اس پر کام ہو رہا ہے۔

ہمیں نہ چاہتے ہوئے بھی اب حدود آرڈیننس کے بارے میں جاننا ہوگا اور اپنے ہم وطنوں کو آگاہ کرنا ہوگا تاکہ ہماری لاعلمی کا فائدہ اُٹھا کر تحفظ نسواں (بلکہ تحفظ بے حیائی) بل پاس کرا کے ہماری جڑیں کھوکھلی نہ کی جاسکیں۔ آیئے! دیکھیں وہ قانون کیا ہے، جس کی بحالی کے لئے ہماری روشن خیال بہنیں کوشش کر رہی ہیں۔

پاکستان پینل کوڈ یعنی وہ نظام جو لارڈ میکالے نے 1860ء میں دیا اور 1979ء تک لاگو رہا اُس کے تحت جرم زنا، سے متعلق تعزیرات پاکستان کے قوانین کے اہم نکات یہ تھے۔

1۔ غیر شادی شدہ عورت کی مرضی سے اس کے ساتھ زنا کا ارتکاب لائق سزا نہیں۔ (یعنی زنا بالرضا کی اجازت ہے۔)

2۔ شادی شدہ عورت کے معاملے میں:

i) شوہر کی مرضی سے اس کی بیوی سے کوئی مرد زنا کرے تو جرم نہیں ہے۔

ii) بیوی کی مرضی نہ ہو لیکن شوہر اس سے پیشہ کروائے تو عورت کے لئے دادرسی کا کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ FIR سوائے شوہر کے کوئی اور نہیں لکھوا سکتا۔

یہ نظام اگر دوبارہ نافذ کر دیا گیا تو اس ملک کو ناروے، سویڈن یا ڈنمارک بنتے دیر نہیں لگے گی جہاں زنا کوئی جرم ہی نہیں ہے۔ محض شوہر کے حق میں مداخلت ہے۔

اس کے مقابلے میں حدود قوانین کے تحت:

زنا ایک ناقابل راضی نامہ اور ناقابل ضمانت جرم ہے جس کا اطلاق بغیر نکاح کے ہونے والے ہر جنسی تعلق پر کیا جاتا ہے۔

حدود قوانین میں زنا بالرضا اور زنا بالجبر کی الگ الگ تعریف اور تفصیلات دفعہ نمبر 4 اور 6 میں بیان کی گئی ہیں اور دفعہ نمبر 10 میں شرعی نصاب شہادت پورا نہ ہونے کی صورت میں زنا کی سزا 10 سال اور زنا بالجبر کی سزا 25 سال مع 30 کوڑے رکھی گئی ہے۔

یہ قوانین عورت کو اختیار دیتے ہیں کہ وہ کسی کے خلاف بھی FIR درج کروا سکتی ہے، کسی پر بھی الزام لگا کر گرفتار کروا سکتی ہے۔ ایک کیس میں باپ پر الزام لگا، DNA ٹیسٹ کے ذریعے ثابت ہوا اور باپ کو 25 سال قید کی سزا ہوئی۔ اگر ہر کیس کا صحیح فیصلہ نہیں ہوتا تو اس کی وجہ پولیس اور عدلیہ کا ناقص نظام، میڈیکولیگل میں کرپشن ہے، حدود کے قوانین نہیں۔

مظلوم عورت جب تھانے جاتی ہے وہاں سارا عملہ مردوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ عورت فطری شرم وحیا کے باعث درست تفصیل نہیں بتا سکتی، نہ ہی فوری میڈیکولیگل کا انتظام ہے، نہ ہی خواتین پر مشتمل پولیس اور عدلیہ ہے۔ مظلوم خواتین کو تو چھوڑیے چند سال پہلے راقم کی ایک جاننے والی لیڈی ڈاکٹر کو ایک زنا بالجبر کے کیس میں میڈیکولیگل expert کے طور پر عدالت میں بیان دینا پڑا جس قسم کے سوالات لیڈی ڈاکٹر سے کیے گئے اور جس طرح مجرم کے ورثاء نے غلط رپورٹ دینے کے لئے دباؤ ڈالا، اُس ڈاکٹر نے نوکری جانے کے خطرے کے باوجود بیان دینے سے انکار کر دیا اور کئی دن اُس ذلت کو یاد کر کر کے روتی رہی۔ خود فیصلہ کیجئے قانون غلط ہے یا اُس کے نفاذ کا انداز۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ایک حد کا قائم کرنا چالیس دن کی بارش سے بہتر ہے۔ (ابن کثیر)

اسلام یہ سارے التزامات صرف اور صرف عفت وعصمت کی پامالی روکنے کے لئے کر رہا ہے۔ عورت کے حقوق اور عفت کی حفاظت کے لئے دنیا بھر کے ضابطے وقوانین کبھی بھی الٰہی قوانین کا نہ تو مقابلہ کر سکتے ہیں اور نہ ہی نعم البدل ہو سکتے ہیں۔ نہ ہمارے اور یورپ کے مفادات ایک جیسے ہیں اور نہ ہی ہمارے اور اُن کے مسائل ایک جیسے ہیں؟ جو چیز وہاں اچھی سمجھی جاتی ہے وہ یہاں اچھی کیسے ہو سکتی ہے۔ پاکستان وہ ملک ہے جہاں آج تک کسی عورت کو پھانسی نہیں دی گئی، جبکہ امریکہ میں ایک بڑی تعداد میں خواتین کو سزائے موت (بجلی کی کرسی کے ذریعے) دی جا چکی ہے۔ کیا ہم بھی یہی چاہتے ہیں؟ اگر ہمارے قوانین اُن جیسے ہوں گے تو معاشرے کے بگڑتے ہوئے انداز دیکھ کر یہی کہا جا سکتا ہے کہ پھر وہ دن دور نہیں جب مشرقی عورت بھی اُسی طرح کے جرائم کر رہی ہوگی، جو مغرب میں عام ہیں۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ حدود قوانین کا نفاذ اس معاشرے میں جہاں معاشی ناہمواری، بے حیائی، فحاشی، جھوٹ، کرپشن عروج پر ہو زیادتی ہے، وہ یہ بتائیں کہ اگر معاشرے کی حالت بدتر ہو تو کیا اس وقت قانون کا نفاذ غلط ہوتا ہے؟ یعنی جب چوری ڈاکہ عام ہو جائے تو اُس کو قانون کے ذریعے ختم نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ ایسے جرائم کو تحفظ دینا چاہیے؟ گزشتہ ستمبر کو سابق چیف جسٹس میاں محبوب کے بیٹے کا ڈکیتی میں مزاحمت پر قتل ہوا۔ وہ دو بچوں کا باپ تھا۔ اُس کے گھر والوں سے پوچھیں، کیا مجرموں کو سزا نہیں ہونی چاہیے؟

غور کا مقام ہے کہ آج دینی تعلیم بھی بہت عام ہو رہی ہے، اس کے باوجود جرائم کیوں بڑھ رہے ہیں؟ اگر ایک آدھ عادی مجرم کو مومنین کی جماعت کی موجودگی میں سنگسار کیا جاتا اور اس کی تشہیر میڈیا ویسے کرتا جیسے ''ذرا سوچئے'' میں حدود آرڈیننس کی کی گئی تو معاشرہ کس قدر سُدھرتا۔

ہم سب دیکھتے ہیں کہ حج کے موقع پر مکہ کی سڑکوں پر جگہ جگہ ہاتھ اور پاؤں کٹے بھکاری دیکھ کر لوگ عبرت پکڑتے ہیں۔ دنیا بھر سے آئے ہوئے ہر کردار کے لوگ وہاں موجود ہوتے ہیں، پھر بھی جرائم کیوں نظر نہیں آتے؟ اس لئے کہ حدود کی سزائیں خلوص نیت سے دی جاتی ہیں۔ اُن کا خوف ہوتا ہے۔ موٹروے کو ہی لیجئے، گاڑیاں تو 180 کلومیٹر پر بھی چل سکتی ہیں لیکن قانون کا صحیح اطلاق ہے، اس لئے کوئی گاڑی 120 کلومیٹر کی سپیڈ سے زیادہ پر جاتی نظر نہیں آتی۔ کون چاہے گا کہ اُسے

700 روپے جرمانہ دینا پڑے؟ سوال یہ ہے کہ لوگ جگہ جگہ لگے سپیڈ بتانے والے کیمرے کیوں نہیں توڑ پھینکتے؟ 700 روپے دینے کی بجائے اس جرمانہ کے قانون کو ختم کرنے کو کیوں نہیں کہتے؟

بہت سے اعتراضات مثلاً زنا بالجبر کا زنا بالرضا لکھا جانا' FIR درج نہ ہوسکنا' شواہد کا زائل ہو جانا' میاں بیوی کو نکاح نامہ پاس نہ ہونے کی صورت میں حدود کے تحت غلط پکڑ لینا وغیرہ یہ اور دوسری بہت سی دوسری خرابیاں قانون کی خرابی نہیں بلکہ بدانتظامی کا مظہر ہیں۔

سورۂ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اور زنا کے قریب بھی نہ جاؤ۔ کیونکہ وہ بے حیائی اور بُرا راستہ ہے۔''(آیت:32)

وہ تمام راستے اور طور طریقے جو زنا کا سبب بن سکتے ہیں' اُن سے اجتناب کرو۔ ہر وہ چیز جو انسان کی شہوت کو بڑھانے کا باعث بن سکتی ہے وہ زنا کا راستہ ہے' مثلاً عورتوں اور مردوں کا آزادانہ اختلاط' عورتوں کا بے پردہ ہو کر بازاروں میں نکلنا' اجنبی مرد و عورت کی اکیلے گفتگو' نظر بازی' عریاں تصویریں' فلمیں' فحش لٹریچر' گندی گالیاں' ٹی وی اور ریڈیو پر فحش ڈرامے' مردوں اور عورتوں کی بے حجابانہ گفتگو وغیرہ

ہم سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی حدود کو پامال ہونے سے بچانے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات ضروری ہیں:

1۔ دینی سوچ کو پھیلانا اور لوگوں کو بے حیائی کے اس شدید طوفان کے خطرات سے آگاہ کرنا اور بچاؤ کے طریقے بتانا۔
2۔ اخبارات اور تمام ذرائع ابلاغ کو عریاں تصاویر شائع اور نشر کرنے سے روکنا تیز فیشنی پتلے نہ بنائے جائیں۔
3۔ بے حیائی کے رقص اور مقابلے بند کروائے جائیں۔
4۔ خواتین کا گھر سے باہر نکلتے وقت کم از کم کوٹ نما گاؤن اور سر ڈھانپ کر باہر جانا لازم قرار دیا جائے۔
5۔ میڈیا بھلائی کی دعوت دے۔ رشتوں کے احترام کی تعلیم عام کی جائے۔
6۔ خواتین کے وقت کا گھروں میں ہی صحیح استعمال ہو تاکہ انہیں غلط باتوں کی فرصت ہی نہ ہو۔
7۔ حدود قوانین کے نفاذ کو آسان' یقینی اور پُراثر بنایا جائے۔
8۔ تمام تفتیشی اداروں خصوصاً (پولیس) کی اصلاح کی جائے۔
9۔ معاشرے سے غربت' جہالت' بے حیائی اور اس کی تشہیر کو ختم کیا جائے۔
10۔ خواتین کے لئے خاتون پولیس اور عدلیہ کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

اسلامی سزاؤں کا مقصد معاشرتی بگاڑ اور برائیوں اور جرائم کا انسداد ہوتا ہے اور یہ تبھی ممکن ہے جب حکومت اور ادارے نیک نیت ہوں۔ N.G.Os کو یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ عارضی مالی فائدے کی خاطر وہ اپنی عاقبت خراب کر رہی ہیں۔ اگر کچھ کرنا ہی ہے تو عورتوں کی بہتری کے لئے کچھ کریں' انہیں گھر بیٹھے روزگار مہیا کریں' اُن کی تعلیم کا انتظام کریں' لوگوں کے بچے اغوا ہو رہے ہیں' گردوں کی خرید و فروخت کا دھندہ ہو رہا ہے جبکہ گردوں کی پیوند کاری کا بل دس سال سے پارلیمنٹ میں بحث کا منتظر ہے۔ اُس پر کیوں نہیں کچھ بولتے۔ جہاں تک حدود آرڈیننس کی بات ہے تو اللہ کا یہ فرمان یاد رہنا چاہیے کہ:

''کیا یہ لوگ جاہلیت کا قانون چاہتے ہیں' ایمان لانے والوں کی نظر میں اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کون اچھا قانون دے سکتا ہے۔''(القرآن)

یاد رکھئے! مغرب میں کنواری لڑکی بچہ جن لے تو اُس سے کوئی باز پرس نہیں بلکہ اُس بچے کی کفالت قانوناً حکومت کے ذمہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں والدین کے خانے میں ماں کا نام لکھا جاتا ہے کیونکہ باپ کا تو پتا ہی نہیں کہ کون ہے۔ کیا اسلامی معاشرے میں اس بات کا تصور بھی کیا جا سکتا ہے؟ کیا مسلمان اس جنسی آزادی کے متحمل ہو سکتے ہیں؟

theVOQ.com
The Voice of Quran

Islamic Internet Radio
& Online Education

- Live & Recorded Programs
- Question and Answers
- Tilawat e Quran
- Online Courses
on Quran ,Hadith, Tajweed , Arabic for Quran and more...
- Lectures covering daily life issues by renowned scholars

SPECIAL

LIVE broadcast of
Dora Terjuma Quran
in Ramadan from
Bismillah Hills,
Gulistan e Jauhar, Karachi
Daily during Ramadan
8:00 PM to 01:00 AM
by
Br. Shuja Uddin Shaikh

www.theVOQ.com

رمضان المبارک
نیکیوں کا موسم بہار

پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

رمضان شریف قرآن مجید کی سالگرہ کا مہینہ ہے۔ قرآن انسانوں کے لئے نعمت عظمیٰ ہے' کیونکہ یہ لوگوں کو ہدایت کی طرف بلاتا ہے تا کہ وہ اپنے مقصد حیات سے آگاہ ہو کر پاکیزہ زندگی بسر کریں۔ رمضان شریف کو ایک حدیث مبارکہ میں "شَهْرٌ عَظِيْمٌ" اور "شَهْرٌ مُبَارَكٌ" کہا گیا ہے۔ اسی مہینے میں ایک وہ رات بھی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

رمضان ماہِ صیام ہے۔ اس کے روزے "ارکان اسلام" میں سے ہیں۔ ہر صحت مند مسلمان کے لئے اس کے روزے رکھنا فرض ہے۔ اللہ کی رحمت کی وسعت کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ وہ اپنی مخلوق پر حد درجہ مہربان ہے۔ انسان مکلّف مخلوق ہے۔ نیکی اور بدی کے دونوں راستے اس پر واضح کر دیئے گئے ہیں۔ اب اُس کی مرضی ہے کہ وہ کون سی راہ اختیار کرتا ہے۔ رمضان شریف کے شب و روز اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مظہر ہیں۔ دن کا روزہ اور رات کا قیام اجر عظیم کا باعث ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بشارت دی ہے کہ جو شخص اس ماہ میں دن کو روزے رکھے اور اس دوران غیبت' جھوٹ' وعدہ خلافی اور دیگر گناہ کے کاموں سے مکمل پرہیز کرے' پھر اس ماہ کی راتیں اللہ کے حضور پُرخلوص عبادت میں گزارے تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ حدیث ملاحظہ ہو:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ، وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ)) (رواہ البخاری ومسلم)

حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے رمضان کے روزے رکھے ایمان اور احتساب کے ساتھ اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے۔ اور جس نے رمضان کی راتوں کو قیام کیا ایمان اور احتساب کے ساتھ اس کے بھی تمام سابقہ گناہ معاف کر دیئے گئے۔ اور جو لیلۃ القدر میں ایمان اور احتساب کے ساتھ کھڑا رہا اس کی بھی تمام سابقہ خطائیں بخش دی گئیں"۔

اس حدیث میں رمضان المبارک شایانِ شان طریقے سے گزارنے کا انداز واضح کیا گیا ہے۔ اس مہینہ میں مسلمانوں کو خصوصی لائحہ عمل اختیار کر کے اللہ کی رحمتیں وصول کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ رمضان کی آمد کے موقع پر صحابہ کرام ؓ کو خاص طور پر کمر ہمت کس لینے کی تاکید کرتے تھے۔ رمضان میں دن کا

> **رمضان میں دن کا روزہ اور رات کا قیام گناہوں کی بخشش کا باعث ہے۔ شرط یہ ہے کہ اس عمل میں خلوصِ نیت کے ساتھ خود احتسابی کا عنصر بھی ہمہ وقت سامنے رہے**

روزہ اور رات کا قیام گناہوں کی بخشش کا باعث ہے۔ شرط یہ ہے کہ اس عمل میں خلوصِ نیت کے ساتھ خود احتسابی کا عنصر بھی ہمہ وقت سامنے رہے۔ خود احتسابی کا مطلب یہ ہے کہ رمضان کی ہر ساعت میں یہ احتیاط ملحوظ خاطر رہے کہ ہر قسم کے چھوٹے بڑے گناہ' حق تلفی اور نافرمانی سے بچنا ہے اور اللہ کی رضا کا طالب رہ کر اس سے اجر و ثواب کا امیدوار رہنا ہے۔ اگر انسان ایسا کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ تو اس کا دُور رس نتیجہ بھی ضرور سامنے آئے گا کہ وہ شخص رمضان کے بعد بھی اپنے قول و فعل میں احتیاط کا عادی ہو جائے گا اور رمضان کی یہ پریکٹس اُسے تقویٰ شعار انسان بنا دے گی' اور یہی روزے کا مقصد ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ رمضان وہ مہینہ ہے جس کا ابتدائی حصہ رحمت ہے' درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ آتش دوزخ سے آزادی ہے۔ پس خالق رحیم و کریم کی طرف سے اس پیشکش کا فائدہ اٹھانا چاہئے۔ کسی نے سچ کہا ہے ؎

رحمت حق بہا نمی جوید
رحمت حق بہانہ می جوید

"اللہ کی رحمت معاوضہ طلب نہیں کرتی' بلکہ رحمت حق تو بہانہ تلاش کرتی ہے"۔

فارسی کا ایک اور مشہور شعر ہے ؎

من نکردم خلق تا سودے کنم
بلکہ تا بر بندگاں جودے کنم

"میں نے مخلوق اس لئے پیدا نہیں کی کہ اس میں میرا کوئی فائدہ ہے' بلکہ میں نے مخلوق اس لئے پیدا کی ہے کہ میں اپنے بندوں پر رحمت برساؤں"۔

پس انسان کو چاہئے کہ وہ اپنے عمل و کردار سے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور بخشش کا مورد (recipient) بن جائے۔ کیونکہ کسی چیز کے حصول کے لئے حق دار بننا ضروری ہوتا ہے۔ پس ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے receiver صحیح رکھیں' یعنی کردار و عمل میں اس قدر احتیاط کریں کہ رمضان کے دنوں اور راتوں میں کوئی معصیت سرزد نہ ہونے پائے' کیونکہ رمضان رحمت اور برکت کا موسم ہے۔ اس موسم میں نیکیاں اس طرح پھلتی پھولتی ہیں جس طرح موسم بہار آنے پر زمین پر سبزہ لہلہا اٹھتا ہے اور کیاریاں رنگ برنگے پھولوں کے ساتھ بھر جاتی ہیں۔

بڑے مبارک ہیں وہ لوگ جو رمضان المبارک میں روزوں کی بھوک پیاس اور راتوں کے جاگنے کی محنت و مشقت رضائے الٰہی کے لئے برداشت کرتے ہیں اور ارزانی رحمت سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور وہ لوگ بڑے خسارے میں ہیں کہ رمضان آیا مگر اُن کے معمولات میں کوئی فرق نہیں آیا۔ انہوں نے اس ماہ کا نہ تو سنجیدگی کے ساتھ استقبال کیا اور نہ ہی اس کی رحمتوں کو سمیٹنے کا اہتمام کیا۔ ان لوگوں کی مثال ایسی ہے کہ خوش گوار ہواؤں اور سازگار ماحول کے ساتھ موسم بہار کی فضا معطر ہوئی' ہلکی ہلکی بارش ہوئی' مگر بنجر اور بانجھ زمین ویسی کی ویسی مردہ پڑی رہی' جبکہ اس کے چاروں طرف روئیدگی نے زمین میں زندگی پیدا کر دی اور پودے جھوم اٹھے۔

> **رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:**
> عنقریب میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اُس کا نام بدل دیں گے۔ اُن کے سروں پر ناچ گانے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو زمین میں دھنسا دے گا اور اُن میں سے بعض کو خنزیر اور بعض کو بندر بنا دے گا

مصر پر
صلاح الدین ایوبی کا مکمل اقتدار

مصر میں بظاہر صلاح الدین ایوبی کا کوئی مخالف یا رقیب نظر نہیں آتا تھا' مگر مصری امراء وزارت گردی کی امیدیں کبھی ہاتھ سے نہیں جانے دینے والے تھے۔ مصر میں ایک قوی جماعت سوڈانی حبشیوں کی تھی۔ اُن کا سرگروہ موتمن الخلافت قصرِ خلافت کا مالک اور محافظ تھا۔ قصرِ خلافت پر قبضہ ہونے کی وجہ سے خلیفہ عاضد براہِ راست اِن کے قابو میں رہتا تھا۔ قصر کے سیاہ وسپید کے یہی مالک تھے۔ املاک پر ان کا قبضہ رہتا تھا۔ یہ اپنی قوت اور اقتدار کے سبب وزارت کو دبا لیتے تھے۔ صلاح الدین ایوبی کی اجنبی اور وزارت کا غلبہ وہ بھی برداشت کرنے والے نہیں تھے۔ موتمن الخلافت نے عیسائیوں سے سازش کرنے اور اُن کو مصر میں بلانے کی کوشش کی۔ لیکن صلاح الدین کو اُن کی سازش کا علم ہو گیا۔ موتمن الخلافت فرار ہو گیا' لیکن ایک روز خرقانیہ نام کے ایک گاؤں میں بیٹھا ہوا صلاح الدین کے قابو میں آ گیا اور مارا گیا۔ اُس کی قوم کے پچاس ہزار سے زیادہ حبشی مصر میں موجود تھے۔ انہوں نے بغاوت کر دی' لیکن اسے فرو کر دیا گیا اور ایک ایک حبشی کو چن چن کر مار ڈالا گیا۔

سوڈانی حبشیوں کی بغاوت

قاہرہ میں ایک محلّہ منصورہ تھا۔ اس محلے میں سوڈانی حبشیوں کی اکثریت تھی۔ اُن کی بغاوت کے وقت یہ محلّہ نذرِ آتش ہو کر تباہ ہو گیا۔ اس محلے میں اب امراء نے باغ بنا لیے۔ امراء کی جماعت صلاح الدین کی سخت دشمن تھی اور ہر قدم پر اُس کی وزارت کی راہ میں مشکلات پیدا کرتی تھی۔ چنانچہ اُس نے امراء کو بھی ایک ایک کر کے ہلاک کر دیا۔ یوں مصر میں اندرونی خلفشار ختم ہو کر امن و امان کا ماحول قائم ہوا۔ صلاح الدین نے ایک معتمد بہاء الدین قراقوش کو قصرِ خلافت کا محافظ مقرر کیا اور حکم صادر ہوا کہ اُس کی اپنی اجازت کے بغیر کوئی قصرِ خلافت میں جانے نہ پائے۔

دمیاط پر عیسائیوں کا حملہ

1169ء میں یورپ کے صلیبیوں اور قسطنطنیہ کے رومیوں نے متحد ہو کر مصر پر حملہ کیا۔ مقصد یہ تھا کہ صلاح الدین کی بڑھتی ہوئی طاقت کو روکا جائے اور اسے نکال کر مصر پر قبضہ کیا جائے۔ انہوں نے پہلا پڑاؤ دمیاط پر کیا۔ صلاح الدین نے اُن کے عزائم کو بھانپ کر پہلے ہی دمیاط کو ایک مضبوط چھاؤنی بنا دیا تھا اور کافی لشکر اور اسلحہ وہاں جمع کر دیا تھا۔ خلیفہ العاضد نے بھی دس لاکھ دینار دمیاط کے دفاع کے لیے دیئے۔ صلاح الدین نے عسکری تدبر کے ساتھ عیسائیوں کو شہر میں داخل ہونے دیا۔ اس موقع کا حال مورخ آرچر یوں لکھتا ہے:

"محصورین کی نسبت محاصرین بڑے خطرے میں ہو گئے۔ تمام عیسائی شکایت کرنے لگے۔ چنانچہ محاصرہ اٹھانے کا حکم دیا گیا اور عیسائیوں کے عظیم اور مہیب جہازوں اور لشکروں کے اتحاد اور اجتماع کا نہایت عبرت ناک انجام ہوا۔ عیسائی لشکر بہت نقصان اٹھا کر دمیاط سے واپس آیا اور فتح صلاح الدین ایوب کے ہاتھ رہی۔ اس فتح سے پہلے صلاح الدین نے اپنے بھائیوں اور قریبی رشتہ داروں اور اپنے والد نجم الدین ایوب کو مصر بلا لیا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ اپنے اہلِ خاندان کو مصر میں جمع کر کے اپنی خوشی کو مکمل کرے اور اُس کی زندگی کو حضرت یوسف کے قصے کے ساتھ مشابہت ہو جائے۔"

یہ لوگ صلاح الدین ایوبی کو قتل کرانے کے بعد' عیسائیوں کی مدد سے خلافتِ علویہ کو مصر میں ازسرِنو قائم کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے چند خفیہ جلسے کیے' جن میں صلاح الدین کو قتل کرنے کی تدابیر اور العاضد کے وارثوں کو دوبارہ تختِ خلافت پر بٹھانے کی تجاویز سوچی تھیں

نجم الدین ایوب کی آمد

صلاح الدین ایوبی کے والد نجم الدین ایوب نے نور الدین زنگی سے اجازت چاہی کہ وہ اپنے اہلِ خاندان کے ساتھ مصر چلا جائے۔ نور الدین نے اجازت دے دی۔ ایوب نے اپنے اِملاک مستحق لوگوں میں تقسیم کر دیئے اور دمشق سے روانہ ہوا۔ نور الدین اُسے الوداع کرنے کے لیے لشکر کے ہمراہ راس الماء تک گیا اور ہدایات دیں کہ اگر راہ میں جہاد کی نوبت آ جائے تو دشمنوں کا کیونکر مقابلہ کیا جائے۔ ایوب جب مصر میں داخل ہوا تو حضرت یوسف کی طرح مصر کا نیا یوسف اپنے والد ایوب کے استقبال کے لیے نکلا اور حسنِ آداب سے ملاقات کی۔

خلیفہ العاضد نے بھی باب الفتوح سے نکل کر شجر بلیلہ تک ایوب کا استقبال کیا اور اُسے بہت سی خلعتیں اور تحائف دیئے اور قصرِ خلافت کے قریب ایک محل عنایت کیا۔ اُسے "ملک فضل" کا خطاب دیا۔ اسکندریہ اور دمیاط میں جاگیریں دیں۔ صلاح الدین ایوبی کے بڑے بھائی شمس الدولہ کو اسوان' قوص اور عیذاب کے قصبے جاگیر میں بخشے' جن کا پہلے سال کا خراج 20 لاکھ دینار وصول ہوا۔

صلاح الدین نے وزارت کے تمام اختیارات اپنے والد کو دے دینے چاہے لیکن انہوں نے انکار کر دیا' اور صرف امورِ خزانہ کا اہتمام اپنے ذمے لے لیا۔

خلفائے عباسیہ کا خطبہ

سلطان نور الدین زنگی نے نجم الدین ایوب کو الوداع کہتے وقت ایک بڑا مقصد اُس کے سپرد کیا تھا' اور وہ یہ کہ مصر میں خلفائے عباسیہ کا خطبہ پڑھوائے' جبکہ مصر میں خلافتِ فاطمیہ قائم تھی۔ یہ انتہائی مشکل کام تھا' کیونکہ بغداد میں سنی اور قاہرہ میں شیعی خلافت تھی۔ نور الدین زنگی نے صلاح الدین ایوبی سے بھی کہا تھا کہ یہ عباسی خلیفہ مستجد باللہ کی بھی سخت ہدایت اور تاکید ہے۔ لیکن صلاح الدین ایوبی خاموشی سے مناسب وقت کا انتظار کرتا رہا۔ بالآخر 1170ء (566ھ) میں اُس نے شیعہ قاضیوں کو معزول کر کے مصر کا قاضی مقرر کیا اور اذان سے "حی علی خیر العمل" کے الفاظ بند کرا دیئے۔

اُسی سال صلاح الدین ایوبی نے عسقلان اور رملہ کے قریب عیسائیوں سے جنگ کی اور اس کے بعد ایلہ پر حملہ کر کے اس کو فتح کیا اور عیسائیوں کو وہاں سے نکال دیا۔ شہر اسکندریہ جا کر اُس کی ٹوٹی پھوٹی عمارات کی مرمت اور نئی عمارات کی تعمیر کرائی۔ اُسی سال اُس نے قاہرہ کی فصیل کی مرمت کرائی۔ اور عیسائیوں سے جزوی لڑائیوں میں مصروف رہا۔

العاضد فاطمی کی وفات

1171ء (567ھ) میں ماہِ محرم کے پہلے جُمعے میں عباسی خلیفہ مستضی بامراللہ کے نام کا خطبہ پڑھنے کا حکم دیا۔ اُن دنوں فاطمی خلیفہ العاضد بسترِ مرگ پر تھا۔ اُس کی اطلاع کے بغیر مصر میں خلیفہ بغداد کا خطبہ پڑھا گیا تو اُسے رنج ہوا۔ وہ 12 محرم 567 ہجری کو فوت ہو گیا۔ اور مصر کی فاطمی خلافت کو گویا صلاح الدین ایوبی کے لیے چھوڑ گیا کہ وہ سلطان نور الدین زنگی کے نائب اور جانشین کی حیثیت سے بلا شرکتِ غیرے مصر پر حکمرانی کرے۔

العاضد کے پسماندگان کے ساتھ صلاح الدین ایوبی نے اچھا سلوک کیا۔ اُن کی تعظیم وتکریم کی۔ علیحدہ مکانات اور خرچ وغیرہ دیئے۔ آزاد عورتوں کو چھوڑ دیا۔ کنیزوں کو ہبہ کر دیا۔ قصر سے ہر قسم کا نہایت قیمتی سامان واسباب نکلا۔ ایک روایت کے مطابق دس سال تک اس سامان کی فروخت جاری رہی' مگر اُس کا بڑا حصہ صلاح الدین ایوبی نے اپنے لشکر میں تقسیم کر دیا۔ قصر خلافت سے نقدی تو بہت کم دستیاب ہوئی' کیونکہ سابق وزیر شاور نے وقتاً فوقتاً عیسائیوں کو دے کر خزانہ خالی کر دیا تھا۔ گھوڑے' خیمے' کتابیں' جواہرات بہت سے دستیاب ہوئے۔ نادر اشیاء میں زمرد کی ایک چھڑی' جس کا طول ایک بالشت اور موٹائی بڑی انگلی کے برابر تھی۔ ایک طبل قولنج' سات سو ذریکتا وغیرہ نکلے۔ زمرد کی چھڑی کے تو صلاح الدین نے تین ٹکڑے کیے اور اپنی خواتین میں تقسیم کر دیئے۔ طبل قولنج طبابت وحکمت کے فن کی ایک عجیب یادگار تھی۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے بجانے سے درد قولنج جاتا رہتا تھا۔ یہ کسی ایسے شخص کے ہاتھ میں پڑ گیا' جس نے اسے معمولی نقارہ سمجھ کر بجا بجا کر توڑ ڈالا۔ یہ طبل قولنج صلاح الدین نے بغداد کے ایک حکیم کو تحفۃً بھجوا دیا۔ قصر شاہی کو امراء میں تقسیم کر دیا اور قصر لولو میں اُس نے باپ ایوب کو جگہ دی۔

نجم الدین ایوب کی وفات

1173ء (568ھ) میں صلاح الدین کو کرکوک پر حملہ کرنا پڑا۔ اس علاقے کے عیسائی مسلمانوں کے تجارتی قافلوں کو' جو ادھر سے گزرتے رہتے تھے' بہت تنگ کرتے تھے۔ صلاح الدین نے کچھ جزوی لڑائی کی اور محاصرہ جلد اٹھا کر واپس آ گیا' کیونکہ اُس کا باپ سخت بیمار تھا۔ صلاح الدین کے پہنچنے سے پہلے ہی اُس کا باپ 27 ذی الحجہ کو فوت ہو گیا۔

نجم الدین ایوب کو چوگان بازی کا بہت شوق تھا۔ وہ اس قدر تیزی سے گھوڑا بھگاتا تھا کہ لوگ اُس کو دیکھ کر خوف کرتے تھے' اور آخر یہی کھیل اُسی کی موت کا باعث ہوا۔ وہ قاہرہ میں باب النصر کے پاس چوگان کھیلتا ہوا گھوڑا پر سے گر پڑا اور نو دن کے بعد فوت ہو گیا اور وہیں قاہرہ کے قبرستان میں اپنے چھوٹے بھائی اسد الدین شیرکوہ کے پاس دفن کیا گیا۔ مگر دو سال کے بعد دونوں نعشوں کے تابوت مدینہ منورہ کو لے جا کر وزیر جمال الدین اصفہانی کے مقبرے میں دفن کیے گئے۔

اُسی سال یا اس سے پہلے صلاح الدین ایوبی نے نور الدین زنگی کی تحریک سے محصول چنگی' جو تاجروں سے مال پر لیا جاتا تھا' خلاف شرع خیال کر کے معاف کر دیا۔ اس محصول کی سالانہ آمدنی 20 لاکھ دینار تک ہوتی تھی۔

اُسی سال یعنی 1173ء میں سوڈان کے حبشی اور غلام وغیرہ جمع ہوئے اور مصر کی حدود میں داخل ہو کر دست اندازی شروع کر دی۔ سوڈان کے شہروں سے نکل کر پہلے انہوں نے صعید پر حملہ کیا۔ پھر اسوان کی طرف بڑھنا شروع کیا۔ امیر کنز الدولہ نے' جو اسوان میں نائب تھا' صلاح الدین ایوبی کو اطلاع دی تو اُس نے اپنے ایک سالار شجاع بعلبکی کو امداد کے واسطے روانہ کیا' مگر حبشی اسوان کو لوٹ کر واپس چلے گئے تھے۔ امیر کنز الدولہ اور شجاع نے اُن کا تعاقب کیا اور لڑائی کی' مگر حبشیوں کا زور نہ ٹوٹا۔ صلاح الدین ایوبی کو معلوم ہوا کہ صعید میں اُن کا زور ہے' تو اُس نے بھائی شمس الدولہ کو لشکر دے کر روانہ کیا۔ اُس کے پہنچنے پر وہ واپس سوڈان کے شہروں کو چلے گئے۔ مگر شمس الدولہ نے اُن کا تعاقب کیا اور قلعہ ابریم کا محاصرہ کر کے فتح کیا اور مسلمان قیدی چھڑوائے اور واپس چلا آیا۔

عمارہ یمنی کی تحریک

1174ء (569ھ) میں شمس الدولہ عمارہ یمنی شاعر کی تحریک پر یمن پر حملہ کرنے کو تیار ہوا۔ درحقیقت مورخ مجاؤ کے مطابق: ''فوج کی کثرت' خزانے کی اطمینان بخش حالت' صلاح الدین کی حوصلہ مند طبیعت اور شمس الدولہ کی بے چین طبیعت کا یہ تقاضا تھا کہ کہیں نہ کہیں ہاتھ پاؤں مارے جائیں۔'' یمن کے بارے میں اُسے خبر ملی تھی کہ ایک شخص عبدالنبی بن مہدی خارجی نے یمن کے تمام شہروں پر قبضہ کر کے اپنے نام کا خطبہ مساجد میں پڑھوایا ہے۔ پس متعدد وجوہ سے یمن کارزار کا عمدہ میدان نظر آیا اور شمس الدولہ نے اُس پر چڑھائی کر دی۔

ان وجوہ میں عمارہ یمنی شاعر کی تحریک زیادہ موثر اور کارگر ثابت ہوئی۔ شمس الدولہ نے لشکر کو خشکی کے راستے سے' اور اسلحہ وغیرہ بحری جہاز کے ذریعے روانہ کیا اور مکہ شریف میں پہنچ کر وہاں سے زبید کی طرف روانہ ہوا۔ عبدالنبی باغی کو زبید میں شکست دی اور قید کر لیا۔ چند روز کے بعد عبدالنبی کو شمس الدولہ کے نائب سیف الدولہ نے قتل کر دیا۔ شمس الدولہ نے یمن میں اپنا تسلط جمایا۔ اور صلاح الدین کو یہ خوشخبری ملی تو اُس نے بغداد کو بھی اطلاع بھجوا دی۔

مصر میں صلاح الدین ایوبی کی حکومت اور فتوحات میں نور الدین زنگی اور بغداد کے عباسی خلیفہ کا خطبہ پڑھا جاتا تھا' اور یہی اُن کی حکومت اور خلافت کی نشانی تھی۔ جس روز خلافت عباسی کا خطبہ مصر میں پڑھے جانے کی خبر بغداد میں پہنچی تھی' وہاں اُس روز جشن مسرت منایا گیا تھا۔

آخری سازش

اُسی سال میں صلاح الدین کو خلیفہ العاضد مرحوم اور دولت علویہ کے ہوا خواہوں کی ایک سازش کا حال معلوم ہوا' جو اُس کے خلاف کامیاب ہو جاتی تو وہ اور اس کے اہل خاندان بلکہ لشکریوں تک تیغ کو پہنچ جاتے۔ یہ لوگ صلاح الدین ایوبی کو قتل کرانے کے بعد عیسائیوں کی مدد سے خلافت علویہ کو مصر میں از سر نو قائم کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے چند خفیہ جلسے کیے' جن میں صلاح الدین کو قتل کی تدابیر اور العاضد کے وارثوں کو دوبارہ تخت خلافت پر بٹھانے کی تجاویز سوچی گئی تھیں۔

اس سازشی گروہ کے سرگروہ عمارہ یمنی شاعر اور اس کا دوست ابن عبدالقوی تھا جو مصر کے خفیہ خزانوں اور دفینوں سے پوری طرح باخبر تھا۔ عمارہ یمنی کے بعض قصائد پکڑے گئے' جن سے معلوم ہوا کہ اُسے علویوں کی خلافت کے ختم ہو جانے کا بہت رنج اور قلق تھا۔ حتی کہ یہ بھی معلوم ہو گیا کہ عمارہ یمنی نے شمس الدولہ کو یمن پر حملہ کرنے کی تحریک اس خیال سے کی تھی کہ صلاح الدین کی طاقت تقسیم ہو جائے۔ صلاح الدین پر یہ سب راز کھل گئے۔ اُس نے باغیوں کو سر عام پھانسی دلوا دی۔

مصریوں کی یہ آخری باغیانہ کوشش نہ تھی۔ اُس کے بعد ایک مصری سردار کنز نامی نے پھر اسی مقصد سے بغاوت کر دی اور لڑائی پر آمادہ ہو گیا' مگر اُس کی شکست اور بہت سے لوگوں کے مارے جانے سے خلافت علویہ کو دوبارہ زندہ کرنے کا جوش ٹھنڈا پڑ گیا۔ اب مصر پر صلاح الدین ایوبی کی حکومت صحیح معنی میں مضبوط و مستحکم اور بے خوف وخطر ہو گئی۔ (جاری ہے)

فلک سیر (ٹورسٹ) ریزورٹ ساگر ریسٹورنٹ ملم جبہ' سوات

9,600 فٹ بلندی پر واقع وادی سوات کے نہایت دلفریب اور پرفضا مقام ملم جبہ میں قیام وطعام کی بہترین سہولتوں سے آراستہ

جدید تعمیر شدہ شاندار ہوٹل

مینگورہ سے چالیس کلومیٹر کے فاصلے پر اور سیاحت کارپوریشن پاکستان کی چیئر لفٹ سے چار کلومیٹر پہلے کھلے روشن اور ہوادار کمرے' نئے قالین' عمدہ فرنیچر' صاف ستھرے ملحقہ غسل خانے' اچھے انتظامات اور اسلامی ماحول

رب کائنات کی خلاقی و صناعی کے پاکیزہ و دلفریب مظاہر سے قلب و روح کو شاد کام کرنے کا بہترین موقع

تحریکی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت

فلک سیر کارپوریشن' جی ٹی روڈ' امان کوٹ' مینگورہ سوات

فون دفتر: 0946-725056' ہوٹل: 0946-835295' فیکس: 0946-720031

رڈلے سے مریم تک

وہ کہتی ہیں میرے اندر حالیہ تبدیلی میں بڑا کردار طالبان کے عملی رویے کا ہے۔ طالبان کی جلائی ہوئی شمع کی روشنی نے مجھے ایسی راہ دکھائی جس سے میں پہلے ناواقف تھی۔

عتیق الرحمٰن صدیقی

''یوآنے رڈلے'' برطانیہ کی ایک خاتون صحافی ہے' 11 ستمبر 2001 کو امریکہ میں ''Twin Towers'' پر حملے کے وقت وہ لندن میں سنڈے ایکسپریس کے نیوز روم میں تنہا بیٹھی اپنے معمول کے فرائض میں مصروف تھی کہ اسے پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد پہنچ جانے کا حکم ملا۔ اسے اس کے ہیڈ کوارٹر نے اسلام آباد اس لئے بھیجا کہ امریکہ افغانستان پر ضرب کاری لگانے والا تھا۔ ایسے میں اسلام آباد یا پشاور میں اس کی موجودگی بہت ضروری تھی۔ وہ اسلام آباد پہنچی تو اس نے سوچا کہ کیوں نہ افغانستان کے اندر پہنچا جائے۔ چنانچہ وہ بعجلت مقامی آپریٹروں کی مدد سے براستہ طورخم افغانستان کے اندر جلال آباد میں داخل ہوگئی۔ اس کے پاس سوائے قلم' کیمرے اور تین جوڑے کپڑوں کے کچھ نہ تھا۔ وہ نہایت دشوارگزار راہوں سے گزرتی ہوئی یہاں پہنچی تھی۔ وہ برقع پہنے ہوئے کیمرے میں تمام تر تصاویر محفوظ کرتی چلی جارہی تھی۔

اپنا کام مکمل کرتے ہی اس نے واپسی کا سفر شروع کر دیا اور طورخم پہنچنے کے لئے گدھے پر سوار تھی' ابھی 20 منٹ کا سفر باقی تھا کہ گدھے کے بے قابو ہو جانے پر وہ طالبان کے ہاتھوں پکڑی گئی۔ اس کے پاس ضروری کاغذات نہ تھے۔ چنانچہ اسے مسلسل زیر تفتیش رکھا گیا۔ تفتیش کے دوران میں وہ بے جا اکڑ کا مظاہرہ کرتی رہی اور تفتیش کاروں کو خاصا زچ کرتی رہی۔ قید تنہائی کے دوران اسے طالبان کے اخلاقی کردار سے بھی واسطہ پڑا تو وہ یہ اعتراف کئے بغیر نہ رہ سکی کہ اس نے اخلاق اگر کہیں پایا تو ان بوریا نشینوں اور چٹانوں پر بسیرا کرنے والوں میں پایا۔ قید کے دوران طالبان نے اس کے سامنے اسلام پیش کیا۔ اس نے بڑی صاف گوئی سے کام لیا اور اسلام کا مطالعہ کرنے کا وعدہ کیا۔ قید و بند کے بعد اس نے حسب وعدہ اسلام کا مطالعہ کیا اور بالآخر وہ دائرہ اسلام میں داخل ہوگئی اور یوآنے رڈلے سے ''مریم'' بن گئی۔ اس ماہیت قلبی پر اس کے ڈھائی سال صرف ہوگئے۔

یوآنے رڈلے نے یہ تمام تر روداد اپنے سفر نامے ''In The Hands of Taliban'' میں بیان کی ہے۔ جس کا ترجمہ معروف صحافی محمد یحییٰ خان نے ''طالبان کی قید میں'' کے عنوان سے کیا ہے' یہ شستہ و شائستہ اور رواں دواں ترجمہ ہے۔ دلچسپ اتنا کہ قاری پڑھتا ہے اور پڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ ترجمہ پر اصل کتاب کا گماں ہوتا ہے۔ نگارشات پبلشرز لاہور سے ترجمہ کی جانے والی یہ کتاب فکرافروز بھی ہے اور معلومات افزا بھی۔ دہشت گرد کہلانے والوں کا تہذیب اور حسن کردار نکھر کر سامنے آتا ہے۔ کتاب کے آخر میں ایک انٹرویو کے دوران وہ ایک سوال کے جواب میں کہتی ہیں کہ ''افغانستان میں جیل کے اندر طالبان اسلام کے عملی نمونے ہوتے تھے۔ میں انہیں توجہ اور سنجیدگی سے نمازیں ادا کرتے ہوئے دیکھتی تھی اور جیل کے باہر بھی ان لوگوں کو نماز کے وقت رکوع اور سجود میں عاجزی کرتے پا کر دلی طور پر متاثر ہوتی تھی...... وہ میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات نہیں کرتے تھے۔ اس وقت میں یہ نہیں سمجھ سکتی تھی کہ یہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ مجھے گمان گزرتا تھا کہ مجھ پر بطور عورت وہ کشش نہیں ہے جو جنس مخالف کو متاثر کرسکتی ہے یا ان کے دل میں میرے خلاف کوئی بغض ہے کہ نفرت کے

> **دہشت گردی ایک جدید نفسیاتی حربہ ہے' جسے امریکہ اپنی جارحیت پر پردہ ڈالنے اور آزاد ریاستوں کی آزادی سلب کرنے کے لئے استعمال کررہا ہے**

باعث میری شکل بغور دیکھنا انہیں گوارا نہیں ہے...... مجھے ان سے تنہائی کے مواقع بھی ملے۔ جس طرح وہ دو دو تین کی صورت میں بے نیازی کا مظاہرہ کرتے' تنہائی میں بھی ویسے ہی لاتعلق رہے...... یہ راز اب جا کر کھلا ہے کہ اسلام اگر عورت کو پردے کا حکم دیتا ہے تو مردوں کو نگاہیں جھکانے (غض بصر) کا بھی حکم دیتا ہے۔ حیا اور شرم کے لئے مرد اور عورت دونوں پر ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔'' (صفحہ 291)

وہ کہتی ہیں کہ ''جہاں تک میرے اندر حالیہ تبدیلی کا تعلق ہے اس میں بڑا رول تو ظاہر ہے کہ طالبان کے عملی رویے کا ہے اور اس کے بعد میرا اپنا مطالعہ اسلام اور حالات کو صحیح تناظر میں دیکھنے کی کاوشیں ہیں...... طالبان کی دکھائی ہوئی شمع کی روشنی نے مجھے ایک ایسی راہ دکھا دی جس سے میں پہلے ناواقف تھی۔ مجھے پرانے ساتھیوں اور دوستوں نے چھوڑ دیا ہے مگر میں تنہا نہیں رہ گئی ہوں' میں کروڑوں مسلمانوں کی برادری میں شامل ہوگئی ہوں۔ یہ بے حد خوبصورت تجربہ ہے۔ اب مجھے رہ رہ کر افسوس ہو رہا ہے کہ میں نے اسلام قبول کرنے میں اتنی دیر کیوں لگادی۔''

رڈلے جلال آباد میں مقید تھی۔ جب بھی کوئی تفتیش کے لئے اس کے کمرے میں آتا وہ نہایت کرخت لہجے میں اس سے مخاطب ہوتی۔ بار بار اس کے پاس کھانا لایا جاتا مگر وہ بھوک ہڑتال پر سختی سے قائم رہتی۔ اس کے لہجے میں کھردراپن مسلسل موجود رہتا۔ وہ مُصر رہتی کہ اسے اس کی ماں سے ٹیلی فون پر بات کرائی جائے جو میرے لئے افسردہ بھی ہوگی اور پژمردہ و غمگین بھی' مگر تفتیش کاروں کے لئے اس کی اس درخواست کو پذیرائی بخشنا ممکن نہ تھا' اس کی درشتی اور ترش روئی برقرار تھی۔ وہ جھنجلاہٹ میں وہ کچھ اگل دیتی تھی کہ اپنے بقول گولی مار دیئے جانے کی مستحق بن سکتی تھی' مگر تفتیشی افسر غضبناک ہونے کے بجائے اس سے اپنے مہمان کا سا سلوک روا رکھتے تھے چنانچہ وہ یہ کہنے پر مجبور ہوتی ہے کہ ''یہ لوگ کئی پہلوؤں سے گورکھوں کی طرح ہیں۔ یہ بے حد نرم' انتہائی شریف اور دوسروں کا احساس رکھنے والے ہیں لیکن جب لڑائی کی نوبت آجائے تو یہ دنیا کے خوفناک جنگجوؤں میں سے ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ ہر کوئی یہ جان لے کہ مجھ سے کیسا اچھا سلوک ہو رہا ہے...... میں شرطیہ کہتی ہوں کہ باہر کے لوگ یہ سمجھ رہے ہیں کہ مجھے اذیتیں دی جا رہی ہیں' زدوکوب کیا جارہا ہے اور جنسی بدسلوکی کا نشانہ بنائی جا رہی ہوں۔ یہ قطعاً غلط ہے۔ اس کے برعکس مجھ سے شفقت اور احترام کا سلوک کیا جارہا ہے۔ اگرچہ یہ بظاہر کتنی ہی ناقابل یقین اور حیرت انگیز بات ہے۔'' (صفحہ 173)

رڈلے ایک تیز طرار اور شوخ و شنگ صحافی کی مانند تفتیشی افسروں کے سوالات کا سامنا کرتی دکھائی دیتی ہے' وہ اس ملک میں کیسے داخل ہوئی' اس میں اس کی مدد کس نے کی' اس کے ہمراہ گرفتار ہونے والے دو افراد کون تھے' وہ روکھے پھیکے انداز میں ایک چنچل عورت کی طرح جواب دیتی ہے مگر اپنے رابطہ کار کا نام دینے سے گریز کرتی ہے اور برملا کہتی ہے کہ اچھے صحافی ضابطۂ اخلاق کی سختی سے پابندی کرتے ہیں۔ وہ طیش میں آکر بعض اوقات نہایت کڑوی کسیلی اور ''غیر پارلیمانی'' باتیں کر جاتی ہے' جس کا بعد میں اسے افسوس بھی ہوتا ہے۔ اس کے مشاہدے میں گہرائی بھی ہے اور گیرائی بھی۔ وہ افغانیوں کے چہروں کو بھی پڑھتی ہے اور گرد و پیش کی جغرافیائی صورت حال کا جائزہ بھی لیتی ہے۔ وہ ٹولیوں میں بیٹھے ہوئے مردوں کو کافی یا سبز چائے کی چسکیاں لیتے ہوئے دیکھ کر لطف اندوز ہوتی ہے۔ دوسری طرف مردوں کو نسوار کھاتے' زمین پر بار بار تھوکتے اور کھنگارتے ہوئے دیکھ کر ایک انقباض محسوس کرتی ہے۔ وہ ارضی منظر کو چاند کے مماثل قرار دیتی ہے اور بعض جگہوں کو بنجر' اجاڑ' سنسان پا کر انہیں زمین کا آخری ٹکڑا (باقی صفحہ 18 پر)

نائن الیون اور ڈاکٹر اسٹیون

عطاء الحق قاسمی

طاقت کی اپنی نفسیات ہوتی ہے وہ اپنے سامنے کسی دوسری طاقت یا متوقع طاقت کو برداشت نہیں کر سکتی۔ جنگل کا بادشاہ شیر بوقت ضرورت اپنے بچوں میں سے نر بچوں کو کھا جاتا ہے۔ انسان کا معاملہ بھی کچھ اسی قسم کا ہے۔ وہ بھی کسی کو مد مقابل نہیں دیکھ سکتا۔ اس کی قتل و غارت گری کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو پتہ چلتا ہے کہ یہ زیادہ تر ایک ہی مذہب کے ماننے والوں کے درمیان حصول اقتدار یا اپنی طاقت منوانے کے لئے ہوئیں۔ دوسری جنگ عظیم میں کروڑوں انسان لقمہ اجل ہوئے جبکہ صلیبی جنگوں میں اس سے کہیں کم لوگ مرے اور اس میں بھی کئی مقامات پر محض مذہب کا نام استعمال کیا گیا۔

اس وقت امریکہ عالم اسلام کو تہہ و بالا کرنے کی کوششوں میں مشغول ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ صدر بش کی پشت پر بنیاد پرست عیسائیوں کی ایک بہت بڑی لابی موجود ہے' خود صدر بش بھی بنیاد پرست ہیں لیکن اس جنگ میں شامل مذہبی رنگ کے باوجود اصل مقصد امریکہ کے دائرہ اثر کو پوری دنیا اور پہلے مرحلے پر عالم اسلام تک پھیلانا ہے۔ بلکہ یہ دوسرا مرحلہ ہے' کیونکہ سوویت یونین کی تباہی کا پہلا مرحلہ کامیابی سے مکمل کیا جا چکا ہے۔ سوویت یونین کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کے فوراً بعد (اور یہ نائن الیون سے بہت پہلے کا واقعہ ہے) دنیا بھر کے تجزیہ نگاروں نے خدشے کا اظہار کیا تھا کہ امریکہ کا دوسرا نشانہ عالم اسلام ہوگا جو بظاہر منتشر ہے' مگر وسائل سے مالا مال ہے۔ امریکہ کی نظر اس کے وسائل پر بھی تھی اور اس "ٹوٹے ہوئے تارے" کے "مہ کامل" بننے کا خدشہ بھی اسے لاحق تھا۔

پورے عالم اسلام پر ہاتھ ڈالنے کے لیے امریکی عوام کے سامنے ایک جواز پیش کرنا ضروری تھا کہ جمہوریت میں حاکم عوام کے سامنے جوابدہ ہوتے ہیں اور امریکی عوام جنگ و جدل کے حق میں نہیں ہیں۔ اس کے لئے امریکی عوام کا مشتعل ہونا ضروری تھا اور نائن الیون سے کم تر کوئی واقعہ انہیں مشتعل نہیں کر سکتا تھا' سو یہ سانحہ ہوا۔ پوری دنیا میں اس کی بازگشت سنائی دی اور امریکہ نے "دہشت گردی کے خلاف جنگ" کے سلوگن کے ساتھ عالم اسلام پر چڑھائی کر دی' اور باقی دنیا کے ساتھ خود مسلمانوں نے بھی مان لیا کہ یہ کام مسلمانوں ہی کا ہے اور پھر یہ "چند گمراہ مسلمانوں کا کام ہے" یا اسلام امن کا مذہب ہے' دہشت گردوں کا اس سے کوئی تعلق نہیں" قسم کے دفاعی بیانات سامنے آنا شروع ہو گئے۔ مگر نائن الیون کے سانحہ سے لے کر آج تک اس سانحہ کے حوالے سے جن شکوک و شبہات کا اظہار ہوا' وہ سب شکوک و شبہات سامنے لانے والے خود اہل مغرب تھے' انہوں نے اس دہشت گردی کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش کی اور اپنی تحقیقات دنیا کے سامنے پیش کر دیں۔

اس سلسلے کی تازہ ترین تحقیق امریکہ کی ریاست یوٹا میں واقع Brigham Young University کے فزکس کے پروفیسر ڈاکٹر اسٹیون جونس کے حوالے سے سامنے آئی ہے' جن کا کہنا ہے کہ نائن الیون کی دہشت گردی خود امریکہ کی ہے۔ ڈاکٹر اسٹیون کو اس کا خمیازہ یہ بھگتنا پڑا ہے کہ انہیں جبری رخصت پر بھیج دیا گیا ہے۔ واشنگٹن سے نمائندہ جنگ نیئر زیدی کی ارسال کردہ رپورٹ کے مطابق ڈاکٹر اسٹیون کا کہنا ہے کہ 110 منزلہ یہ دو عمارتیں صرف طیاروں کے ٹکرانے یا محض آگ لگنے سے مکمل طور پر نہیں بیٹھ سکتیں۔ ان کے مطابق یہ عمارتیں اندرونی دھماکوں سے گری تھیں۔ یہ دھماکہ خیز مواد بلڈنگ جوئنٹس میں رکھا جاتا ہے اور پھر وقفہ وقفہ کے ساتھ ریموٹ کنٹرول سے اڑا دیا جاتا ہے اور اس طرح عمارت کا ملبہ اڑنے یا پھیلنے کی بجائے پوری عمارت چند سیکنڈ میں قالین کی طرح لپٹتی ہوئی بیٹھ جاتی ہے۔ ڈاکٹر اسٹیون نے ملبے سے حاصل شدہ مواد پر تحقیق کی تو اس میں Thermite پایا گیا اور یہ مواد فوج Detonations میں استعمال کرتی ہے۔ ان کی یہ رپورٹ دس ہزار صفحات پر مشتمل ہے۔ واضح رہے ڈاکٹر صاحب Cold Fusion کی ریسرچ میں ممتاز مقام رکھتے ہیں اور انہوں نے نائن الیون کی سچائی کی جو تحریک شروع کر رکھی ہے اس میں 75 دوسرے پروفیسرز اور اسکالرز بھی شامل ہیں۔

> 110 منزلہ یہ دو عمارتیں صرف طیاروں کے ٹکرانے یا محض آگ لگنے سے مکمل طور پر نہیں بیٹھ سکتیں۔ یہ اندرونی دھماکوں سے گری تھیں۔ یہ دھماکہ خیز مواد بلڈنگ جوئنٹس میں رکھا جاتا ہے اور پھر وقفہ وقفہ کے ساتھ ریموٹ کنٹرول سے اڑا دیا جاتا ہے

مگر یہ تو اہل مغرب کا رویہ ہے جو کسی بات کو ٹھوس سائنسی حقائق کی کسوٹی پر پرکھے بغیر نہیں مانتے' جبکہ ہم لوگ ہر بات پر "آمنا وصدقنا" کہتے چلے جاتے ہیں۔ عراق پر حملے کا جو جواز بیان کیا گیا تھا' وہ غلط ثابت ہوا مگر اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ غاروں میں رہنے والوں کے بارے میں کہا گیا کہ نائن الیون کا نازک ترین سائنسی آپریشن انہوں نے کیا ہے۔ یہ دعویٰ بھی چیلنج کیا گیا مگر اس سے بھی کیا فرق پڑتا ہے۔ ہم تو نائن الیون کی سالگرہ سے چند روز پہلے "القاعدہ" کی طرف سے جاری ان ویڈیو کیسٹ کی حقیقت پر بھی ایمان لے آتے ہیں جس میں نائن الیون کی ذمہ داری انہوں نے خود پر لی ہوتی ہے اور امریکہ پر مزید حملوں کے "عزم" کا اظہار کیا گیا ہوتا ہے تاکہ امریکی عوام خود کو محفوظ رکھنے کے لئے صدر بش کو فری ہینڈ دیں۔ سیاروں کے ذریعے کی جانے والی مخبری کے باوجود یہ ویڈیو کون ریکارڈ کرتا ہے۔ کون ان سے حاصل کرتا ہے اور کون ٹی وی اسٹیشنوں تک پہنچاتا ہے' ہم اس کے بارے میں نہیں سوچتے' اور نہ یہ سوچتے ہیں کہ سائنسی کمالات کے ذریعے ان دنوں ہر قسم کی ویڈیوز تیار کی جا سکتی ہیں۔ میرے خیال میں یہ کام بھی ڈاکٹر اسٹیون ہی کو کرنا چاہئے۔ ہم امریکی دعوؤں کو کیسے چیلنج کر سکتے ہیں ہمارے لئے یہ کام بھی کوئی امریکی ہی کر سکتا ہے کہ تعمیر اور تخریب کی دونوں صلاحیتیں امریکیوں ہی کو حاصل ہیں۔

(بشکریہ روزنامہ "جنگ")

دعائے صحت کی اپیل

☆ تنظیم اسلامی بٹ خیلہ کے ملتزم رفیق ظاہر شاہ سرطان کے مرض میں مبتلا ہیں۔

☆ تنظیم اسلامی کراچی شمالی کے رفیق سید ظہیر الدین کے بیٹے سڑک کے حادثے میں شدید زخمی ہو گئے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں کو شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ قارئین اور احباب سے بھی دعائے صحت کی اپیل ہے۔

دس روزہ تفہیم دین پروگرام کی روداد

گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی تنظیم اسلامی سرگودھا نے شہر میں ایک دس روزہ تفہیم دین پروگرام کا اہتمام کیا۔ ذمہ داران کی ایک خصوصی مشاورت میں اس پروگرام کے مختلف امور طے کئے گئے۔ پروگرام کا وقت مغرب تا عشاء مقرر ہوا۔ اس پروگرام میں ان تمام مضامین کو شامل کیا گیا جو تنظیم اسلامی نے دعوتی مقاصد کے لئے تجویز کئے ہوئے ہیں۔ ان مضامین میں تفہیم دین پروگرام کی اہمیت' ایمان کی حقیقت' دینی فرائض کا جامع تصور' قرآن مجید کے حقوق' اسلام کی نشاۃِ ثانیہ' نبی اکرم ﷺ سے تعلق کی بنیادیں' امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی اہمیت' منہج انقلاب نبوی ﷺ اور جماعت و بیعت کی اہمیت شامل تھے۔ زیادہ تر مضامین پر گفتگو کی ذمہ داری مقامی رفقاء کی تھی جبکہ آخری موضوع "جماعت اور بیعت کی فرضیت (قرآن وحدیث کی روشنی میں) پر اظہار خیال کے لئے ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب کو فیصل آباد سے خصوصی طور پر مدعو کیا گیا تھا۔

اس پروگرام کے لیے شہر بھر کے مشہور چوراہوں پر 6 عدد بینرز آویزاں کئے گئے تھے اور 1000 دعوتی کارڈز چھپوائے گئے تھے جن میں سے تقریباً 850 کارڈز رفقاء نے ذاتی رابطوں کے لئے لے لئے۔ باقی کارڈز جامع القرآن مسجد (جہاں یہ پروگرام منعقد ہوا) کے قرب وجوار میں تقسیم کئے۔

اس پروگرام میں 9 دن رفقاء کی اوسط حاضری 50 رہی اور احباب کی حاضری 30 رہی۔ آخری دن مقامی رفقاء کے لئے "ایک روزہ دعوتی پروگرام" مختص کیا گیا تھا۔ کئی افراد نے تنظیم کے حلقہ جاتِ مطالعہ قرآن میں باقاعدگی سے شرکت کی خواہش کا اظہار کیا اور کچھ نے تنظیم میں شمولیت کا عندیہ بھی دیا۔ بعدازاں مقامی امیر نے اِن افراد سے ملاقاتوں کے لئے متعلقہ اسرہ جات کے نقباء کو ذمہ داری سونپی۔

اللہ تعالیٰ رفقاء کی کاوشوں اور انفاق وقت کو قبول فرمائے اور اس راہ میں زیادہ سے زیادہ اپنی جان' اپنا مال کھپانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(مرتب: محمد طاہر بشیر)

ماہانہ اجتماع حلقہ فورٹ عباس وہارون آباد

تنظیم اسلامی حلقہ فورٹ عباس و ہارون آباد کا ماہانہ اجتماع 3 ستمبر مسجد جامع القرآن حشمت کالونی میں منعقد ہوا۔ پروگرام کا آغاز سوا نو بجے سجاد سرور نے تمہیدی گفتگو سے کیا۔ اس کے بعد حافظ بشیر احمد نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ بعدازاں امیر حلقہ جناب منیر احمد نے درس قرآن حکیم دیا۔ انہوں نے کہا کہ قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے۔ قرآن حکیم کا فہم ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کا سمجھنا آسان بنا دیا ہے۔ وہ خود فرماتا ہے کہ ہم نے قرآن حکیم یاددہانی کے لئے آسان کر دیا ہے' تو کوئی ہے جو اس کو سمجھے۔

امیر حلقہ کے درس قرآن کے بعد سجاد سرور نے درس حدیث دیا' جس کا عنوان تھا "مخلوق سے تعلق کے آداب"۔ اس کے بعد امیر حلقہ نے دعوت دین کے حوالے سے گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ دعوت دین ہر فرد کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ دعوت کا تعلق صرف زبان سے ہی نہیں بلکہ ہمارا عمل بھی دعوت کا ذریعہ ہے' کیونکہ ہمارے اچھے یا برے عمل' کردار اور رہن سہن کا بھی لوگوں پر اثر پڑتا ہے۔ یہ پروگرام دن ایک بجے اختتام پذیر ہوا۔ تقریباً 80 رفقاء احباب نے اس پروگرام میں شرکت کی۔

(رپورٹ: انجینئر غلام مصطفیٰ)

تنظیم اسلامی اُسرہ کوئٹہ شہر کے زیر اہتمام ماہانہ شب بیداری

13 اگست 2006ء کو اسرہ کوئٹہ شہر کے زیر اہتمام شب بیداری کا پروگرام ہوا۔ یہ پروگرام بعد از نماز مغرب سبز مسجد واقع شیر محمد روڈ میں ہوا۔

پروگرام کا آغاز بعد از نماز مغرب جناب عبدالسلام عمر کے درس قرآن سے ہوا۔ درس کا موضوع تھا: "راہ نجات: سورۃ العصر کی روشنی میں"۔ نماز مغرب سے پہلے اسرہ شہر کے رفقاء اور اُسرہ مضافات کے نقیب شیخ قدیر احمد نے محلّہ میں گشت کر کے لوگوں کو درس میں شرکت کی دعوت دی۔ اِس درس میں 18 رفقاء اور 13 احباب نے شرکت کی۔ درس کے بعد رفقاء کے ساتھ سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ امیر تنظیم اسلامی کوئٹہ جناب محبوب سبحانی نے سوالوں کے جوابات دیے۔ نماز عشاء کے بعد آپ نے "قرآن کا فلسفہ عذاب" کے موضوع پر سیر حاصل گفتگو کی۔ اس پروگرام میں تقریباً 27 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ بعدازاں خواجہ ندیم احمد کی رہائش گاہ پر رفقاء نے رات کا کھانا کھایا۔ کھانے سے پہلے شیخ قدیر احمد نے کھانے کے آداب بیان کئے۔ کھانے کے بعد چند رفقاء اجازت لے کر چلے گئے۔ 13 رفقاء اور احباب نے رات مسجد میں بسر کی۔ بوقت سحری سوا تین بجے رفقاء و احباب تہجد و انفرادی عبادت کے لئے اٹھے۔ نماز فجر سے قبل جاوید انور نے نماز کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اور گروپس کی صورت میں نماز با ترجمہ سکھلائی گئی۔ فجر کی نماز کے بعد اسرہ شہر کے نقیب خواجہ ندیم احمد نے درس حدیث دیا۔ ناشتہ کے ساتھ ہی اس پروگرام کا اختتام ہوا۔

دُعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس پروگرام کے روح رواں خواجہ ندیم احمد اور دوسرے رفقاء و احباب کو جنہوں نے اس پروگرام میں شرکت کی اور اس کو کامیاب بنایا اجر عطا فرمائے۔ اور اقامتِ دین کی اس جدوجہد میں زیادہ سے زیادہ انفاق جان و مال کی توفیق دے۔ آمین!

(مرتب: جاوید انور)

تنظیم اسلامی میر پور کے زیر اہتمام شب بیداری

2 اور 3 ستمبر کی درمیانی شب تنظیم اسلامی میر پور کے زیر اہتمام شب بیداری کا انعقاد کیا گیا۔ یہ پروگرام میر پور کے ایک مرکزی مقام جناح سکالرز سکول میں نماز مغرب سے شروع ہوا۔ نماز کے بعد مقامی امیر جناب سید محمد آزاد نے سورۂ آل عمران کی آیت نمبر 103 کا درس دیا۔ پروفیسر رحمت علی نے صلہ رحمی کے سلسلے میں درس حدیث دیا اور قریبی رشتہ داروں پر مال خرچ کرنے کی ضرورت' اہمیت اور برکات پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مولانا رفیق صاحب نے اقامت دین کے نبوی ﷺ مشن پر سیر حاصل گفتگو فرمائی اور فرقہ بازی سے بچنے کی تلقین کی۔ ظفر اقبال نے "عبادت رب" کے بارے میں گفتگو کی۔

نمازِ عشاء اور کھانے کے وقفے کے بعد تعارفی نشست ہوئی۔ بعدازاں قاری عبدالماجد نے تلاوت کی۔ حدود آرڈیننس میں مجوزہ ترامیم کے بارے میں شبیر احمد سلفی نے گفتگو کی اور حکومت کی بدنیتی کو آشکارہ کیا۔ سیرت صحابہ رضی اللہ عنہم کے سلسلے میں زید بن حارثہ کے بچپن کے حالات اور بعدازاں حضور ﷺ کی خدمت میں رہنے کے فیصلہ کو فیاض اختر میاں نے موثر انداز میں بیان کیا۔ رزق حلال کی ضرورت' اہمیت اور برکات پر پروفیسر عبدالباسط نے گفتگو کی۔ آپ نے سود اور حرام کمائی سے بچنے کی ہدایت فرمائی۔ پروفیسر رحمت علی نے اسلامی تحریکوں کو مشورہ دیا کہ وہ سود سے پاک بنک قائم کریں' تاکہ لوگ سود کی لعنت سے بچ سکیں۔ پروفیسر رفیع الدین نے ایمان باللہ' ایمان بالرسالت اور ایمان بالآخرت پر روشنی ڈالی۔ جس کو سامعین نے بڑے غور سے سُنا۔ گیارہ بجے آرام کا وقفہ ہوا۔

صبح ساڑھے تین بجے تہجد کے لئے رفقاء کو بیدار کیا گیا۔ رفقاء نے مسنون دعائیں یاد کیں۔ بعدازاں سید محمد آزاد نے جماعت اسلامی کے بارے میں بانیٔ تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی ایک تحریر پڑھی۔ پانچ بجے نماز فجر ادا کی گئی۔ اس کے بعد محترم آزاد صاحب نے سورۃ البقرہ کے 23 ویں رکوع سے چند آیات کا درس دیا۔ آپ نے رمضان کی فضیلت' فرضیت اور اہمیت پر روشنی ڈالی۔

ناشتے کے بعد رفقاء و احباب سے پروگرام کے بارے میں تجاویز لی گئیں۔ توسیع دعوت اور انتظامات میں بہتری کی طرف توجہ دلائی گئی۔ الحمدللہ یہ پروگرام خاصا کامیاب رہا۔ اس میں تقریباً 26 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ محترم افتخار احمد اور محمود صاحب نے رفقاء کی بہت خدمت کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا کرے۔

(مرتب: ظفر اقبال)

☆ میرا بھائی شراب پیتا ہے، مجھے کیا کرنا چاہیے؟ ☆ کیا بیوہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرسکتی ہے؟

☆ کیا والدہ کے شرعی حقوق سوتیلی ماں کو بھی حاصل ہوں گے؟

☆ کیا اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شادی چھ برس کی عمر میں ہوئی تھی؟

قارئین ندائے خلافت کے سوالات کے قرآن و سنت کی روشنی میں جوابات

س: اسلام نے والدہ کے جو حقوق بتائے ہیں کیا یہ تمام حقوق سوتیلی ماں کو بھی حاصل ہوں گے جبکہ اس کو بچے شیر خوارگی کی عمر کے بعد ملے ہوں؟ (حبیب اللہ)

ج: حقیقی ماں نہ ہونے کے باوجود اگر وہ بچوں کی نگہداشت اور تعلیم و تربیت اسی طرح کرے جیسے حقیقی ماں کرتی ہے تو یقیناً اس کے لئے بڑا اجر ہے۔ اور بچوں کو بھی چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ حقیقی ماں جیسا سلوک کریں۔

س: سرکاری اداروں میں رشوت کا رجحان بہت بڑھ گیا ہے۔ جائز کام کروانے کے لئے بھی رشوت دینا پڑتی ہے۔ سرکاری ملازم خود تو جہنمی بن رہا ہے اپنے ساتھ دوسرے بے گناہ لوگوں کو بھی جہنمی بنا رہا ہے۔ اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (عبدالمالک)

ج: اتنے معصوم وہ بھی نہیں ہیں جتنا آپ نے لکھ دیا ہے۔ وہ بھی غلط اور ناجائز کام کرواتے ہیں۔ بلوں میں کمی کرواتے ہیں۔ انکم ٹیکس اور سیلز ٹیکس میں غلط حسابات دیتے ہیں۔ لیکن یہ جان لیجئے کہ علماء کے مطابق اگر کوئی شخص غلط کام نہیں کرواتا' کسی کے حق پر دست درازی نہیں کرتا' اور کوئی ناجائز رعایت بھی حاصل نہیں کرتا' صرف اپنا جائز حق لینے کے لیے اگر کسی سرکاری ملازم کو مجبوراً رشوت دیتا ہے' تو ایسی صورت میں یہ گناہ رشوت لینے والے پر یک طرفہ ہو جائے گا۔

س: میرا بھائی شراب پیتا ہے' قطع تعلق کرنے کے باوجود باز نہیں آتا' مجھے کیا کرنا چاہیے؟ (محمد اعجاز)

ج: اگر آپ کا بھائی کسی گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے تو اس کے ساتھ بالکل قطع تعلق کرنا درست نہیں ہے۔ ایک یہ ہے کہ کسی کے گناہ و معصیت کی وجہ سے اس سے میل جول یا تعلقات کم رکھنا' اور دوسرا ہے بالکل ہی تعلقات ختم کر دینا۔ پہلی صورت جائز ہے' دوسری صورت جائز نہیں ہے۔ لہٰذا آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے بھائی سے قطع تعلقی کی بجائے اس کو وقتاً فوقتاً سمجھاتے رہیں۔ اگر وہ باز نہیں آتا تو یہ آپ کے بس میں نہیں۔ آپ خیر خواہی کے جذبے سے اُس کی اصلاح کے لیے دعا بھی کرتے رہیں۔

س: بیوہ کے نکاح کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیا وہ ولی کے بغیر نکاح کرسکتی ہے؟ (وسیم عباس)

ج: بیوہ کے نکاح کے بارے میں قرآن مجید میں حکم دیا گیا ہے۔ "بیواؤں کا نکاح کرو۔" ہمارے ہاں ہندوانہ رواج چلا آ رہا ہے۔ اسے اچھا نہیں سمجھتے' حالانکہ یہ سوچ غلط ہے۔ فطرت کا تقاضا اور قرآن کا حکم یہی ہے کہ بیوہ کی شادی ہونی چاہیے۔ بیوہ بالغ عورت ہے' بغیر ولی کے خود بھی اپنا نکاح کرسکتی ہے۔ فقہ حنفی کے تحت اس کی اجازت ہے اور قرآن مجید سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ قرآن کی تعلیم یہ بھی ہے کہ اس میں ہمارے کسی عمل دخل کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم اُسے مجبور نہیں کر سکتے کہ وہاں شادی نہ کرو' اور یہاں شادی کرو۔ یہ اس کی اپنی مرضی پر منحصر ہوگا۔ لیکن نکاح کے لیے شرط ہے کہ دو گواہ ہوں' مہر مقرر ہو اور اس کا اعلان عام ہو۔ اس کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

س: ایسا محسوس ہوتا ہے وہ بڑی جنگ جس کا احادیث میں ذکر ہے' قریب آ پہنچی ہے۔ حالات و واقعات سے لگتا ہے کہ پاکستان کا کردار بھی اس میں کوئی نہ کوئی ضرور ہوگا۔ کیا یہ ممکن ہے کہ اتنے کم عرصے میں یہاں اسلام دین کے طور پر نافذ ہو سکے' جبکہ قوم کی اکثریت لہو و لعب میں مگن ہے؟ (محمد عقیل)

ج: اس امکان کی ایک صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے تصرف خصوصی کے ساتھ حکمرانوں کے ذہن بدل دے۔ حدیث میں آتا ہے کہ تمام انسانوں کے دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے مابین ہیں' جدھر چاہتا ہے' پھیر دیتا ہے۔ یا کوئی اور صورت بھی پیدا ہوسکتی ہے۔ اللہ علیٰ کل شیءٍ قدیر ہے۔ اُس کے لیے کوئی بھی کام مشکل نہیں۔

س: شادی کے لئے شریک حیات کے انتخاب کا اختیار لڑکے کو حاصل ہے یا اُس کے والدین کو؟ حکم شرعی کی وضاحت کیجئے۔ (نسیم اختر)

ج: والدین کے بہت حقوق ہیں۔ ایک شریف نوجوان کو چاہیے کہ اپنے والدین کے جذبات کا لحاظ کرے' شادی اپنے گھر والوں کی مرضی سے کرے۔ اس کے والدین مناسب رشتہ دیکھیں۔ ہماری تہذیب کا حصہ تو یہی ہے۔ بہر حال اختیار مرد کا ہے۔ اگر وہ کسی وجہ سے کہیں اور نکاح کرنا چاہتا ہے تو اسے اختیار ہے۔ وہ اپنی مرضی سے کرسکتا ہے۔

س: کیا نیک اولاد والدین کے لیے صدقہ جاریہ ہے؟ (محمد نعمان)

ج: یقیناً نیک اولاد والدین کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔

س: کیا رسول پاک ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے چھ برس کی عمر میں شادی کی تھی؟ (اسامہ)

ج: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کا چھ برس کی عمر میں نکاح ہوا تھا' رخصتی نو برس کی عمر میں ہوئی۔ عرب میں لڑکیاں بہت جلدی جوان ہو جاتی ہیں۔ اس کو ذہن میں رکھیے۔ اہل مغرب اپنے ہاں کی سرد آب و ہوا کے اعتبار سے دیکھتے ہیں کہ وہاں پر لڑکیاں کافی بڑی ہو کر جوان ہوتی ہیں' مگر گرم ممالک کے موسمی اثرات کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

س: اگر کوئی والد اپنی بیٹیوں کی عمر بڑی ہونے کے باوجود صرف اس وجہ سے رشتہ نہ کر رہا ہو کہ اسے ان کے ہم پلہ کوئی رشتہ نظر نہ آتا ہو تو کیا بیٹیاں اپنے والدین کے سامنے اپنی شادی پر Stand لے سکتی ہیں۔ (نور احمد)

ج: ہمارے ہاں بیٹوں میں چونکہ شرم و حیا کا مادہ کم ہوتا ہے' لہٰذا وہ اپنی شادی کے معاملات میں والدین پر دباؤ ڈال کر بھی شادی کروا لیتے ہیں' لیکن بیٹیاں بے چاری شرم و حیا کے مارے اپنے والدین کے سامنے اپنے جذبات کا اظہار نہیں کرتیں' جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ان کی شادی میں اور تاخیر ہو جاتی ہے۔ تاہم شرعی معاملات کے افہام و تفہیم میں شرم و حیا کو رکاوٹ نہیں بننا چاہیے۔ اگر کوئی لڑکی یہ سمجھتی ہے کہ اس کے والد صاحب اس کی شادی میں بلاوجہ تاخیر کر رہے ہیں تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے والد صاحب کو اپنی والدہ کے ذریعے یا براہ راست خود یا گھر کی کسی اور خاتون کے ذریعے یا بذریعہ تحریر اپنے خیالات سے آگاہ کرے۔

کالم "تفہیم المسائل" میں سوالات بذریعہ ڈاک یا ای میل ایڈریس media@tanzeem.org پر بھیجے جاسکتے ہیں۔

پوپ کا غلط اقدام

پچھلے منگل کو ایک ارب سے زائد رومن کیتھولک عیسائیوں کے مذہبی رہنما پوپ بینی ڈکٹ XVI نے جرمن یونیورسٹی ریجن برگ میں ایک لیکچر دیا۔ انہوں نے اپنے لیکچر میں عیسائی علماء کے اس نظریئے کی تائید کی کہ اسلام تلوار کے بل پر پھیلا ہے۔ انہوں نے نظریہ جہاد کی اصل سمجھے بغیر اس پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ تشدد خدا کو پسند نہیں ہے۔ مزید براں پوپ نے دوران تقریر چودہویں صدی کے ایک بازنطینی شہنشاہ کی بات دہرائی جس نے کہا تھا کہ (نعوذ باللہ) حضور اکرم ﷺ نے شیطانی اور غیر انسانی روایات متعارف کروائی تھیں۔

پوپ کی اس اشتعال انگیز تقریر کے بعد عالم اسلام میں احتجاج ہونا فطری تھا۔ پوپ کا کہنا ہے کہ ان کے الفاظ کا غلط مطلب لیا گیا اور وہ مسلمانوں اور اسلام کے خلاف کچھ نہیں کہنا چاہتے تھے۔ اس ضمن میں بروز ہفتہ ویٹی کن سٹی کے سیکرٹری اور ڈپٹی پوپ نے ان کی طرف سے معافی بھی مانگی۔ مگر اسلامی تنظیموں اور ممالک نے مطالبہ کیا کہ خود پوپ کو معافی مانگنی چاہیے۔ چنانچہ پوپ نے بالآخر مسلمانوں سے معافی مانگ لی۔

سوڈان کی مخالفت

امریکا اور یورپی یونین کی بھرپور کوشش ہے کہ سوڈانی علاقے دارفر میں اقوام متحدہ اپنی امن فوج تعینات کر دے، مگر سوڈانی حکومت اور دیگر اسلامی تنظیمیں اس امر کی سخت مخالفت کر رہی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ ایک لمحے کے لیے بھی اپنی سرزمین پر غیر ملکی فوج کا وجود برداشت نہیں کریں گے۔ غیر وابستہ تحریک کے حالیہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے سوڈانی صدر عمر حسن البشیر نے واشگاف الفاظ میں کہا ہے کہ حالات جیسے مرضی ہوں دارفر میں اقوام متحدہ کی امن فوج تعینات نہیں ہونے دی جائے گی۔

طالبان پر نیا حملہ

اطلاعات کے مطابق وسطی اور مشرقی افغانستان میں سات ہزار سے زائد امریکی اور افغان فوجیوں نے طالبان پر نئے حملوں کا آغاز کر دیا ہے۔ یاد رہے کہ جنوبی افغانستان میں نیٹو پہلے ہی طالبان سے نبرد آزما ہے۔ اتحادیوں نے اس مہم کو ''آپریشن ماؤنٹین فیوری'' کا نام دے رکھا ہے۔ چار ہزار افغان فوجیوں اور تین ہزار امریکیوں نے پانچ افغان صوبوں میں اپنا آپریشن شروع کیا ہے جن میں سے تین کی سرحدیں پاکستان کے ساتھ ملتی ہیں۔

کابل میں امریکی فوج کے نمائندے کا کہنا ہے کہ حملے کا مقصد نہ صرف طالبان کو منتشر کرنا ہے بلکہ ہم ان صوبوں میں معاشی ترقی کی رفتار بھی تیز کرنا چاہتے ہیں۔ ان صوبوں میں خوست، مشرقی پکتیا، غزنی، پکتیکا اور لوگار کے صوبے شامل ہیں۔

قندھار میں بھی بین الاقوامی فوج کا طالبان کے خلاف ''آپریشن میڈوسا'' کے نام سے آپریشن جاری ہے۔ ان حملوں کے باوجود طالبان کی فوجی طاقت میں کمی نہیں آئی ہے اور خصوصاً جنوبی افغانستان کے کئی علاقوں میں ان کی پوزیشن خاصی مضبوط ہے۔

ایران افزودگی روک سکتا ہے

اخباری اطلاعات کے مطابق ایرانی حکومت نے عارضی طور پر یورینیم کی افزودگی روکنے کی پیش کش کی ہے جو دو ماہ جاری رہے گی۔ بدلے میں اس نے مطالبہ کیا ہے کہ اقوام متحدہ ایران پر پابندیاں نہ لگائے، نیز اس پر ایٹمی منصوبہ ختم کرنے کا دباؤ نہ ڈالا جائے۔ یاد رہے امریکا چاہتا ہے کہ ایران پر یہ پابندیاں لگادی جائیں مگر روس، چین اور فرانس ایسا نہیں چاہتے۔ دراصل لبنان میں اسرائیل کی شکست کے بعد ایرانیوں کے خلاف امریکا کا پہلے جیسا دم خم نہیں رہا اور اب وہ کچھ لو اور کچھ دو کی بنیاد پر شاید ایرانی حکومت سے معاملہ طے کرنا چاہتا ہے۔

بغداد میں قتل عام جاری

16 ستمبر عراق میں مزید 47 افراد موت کے اس کھیل کی نذر ہو گئے جو وہاں کھیلا جا رہا ہے۔ یہ قتل بغداد میں ہوئے ہیں اور بظاہر فرقہ ورانہ فسادات کا نتیجہ ہیں۔ امریکیوں نے عراق کے شیعہ اور سنیوں میں جو اختلافات پیدا کر دیئے ہیں وہ ان کی ایک گہری سازش ہے۔ امریکی عراق کو تین حصوں شیعہ عراق، کرد عراق اور سنی عراق میں تقسیم کر دینا چاہتے ہیں اور حالات اسی طرف جا رہے ہیں۔

بدقسمتی سے عراق میں حکومت ان عراقیوں کی ہے جو امریکا کے اشاروں پر ناچ رہے ہیں۔ ظاہر ہے عراق میں ڈیڑھ لاکھ امریکی فوج موجود ہے اور اس کی موجودگی میں حکومت وہی عراقی پارٹی کرے گی جو امریکیوں کے اشارے پر چلے۔ یہی وجہ ہے کہ عراق میں امن وامان بحال نہیں ہو پا رہا اور فسادات کا سلسلہ رکنے میں نہیں آ رہا۔

غیر وابستہ تحریک کا اعلامیہ

پچھلے ہفتے کیوبا کے دارالحکومت ہوانا میں غیر وابستہ تحریک کے ممالک کا اجلاس ہوا جس میں کئی ممتاز عالمی رہنماؤں نے شرکت کی۔ ایران، شمالی کوریا، سوڈان، کیوبا اور وینزویلا نے کھل کر امریکا کو لتاڑا اور اسے آج کل کے خراب عالمی حالات کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔ اس اجلاس کے اختتام پر مشترکہ اعلامیہ جاری کیا جس میں کہا گیا ہے کہ:

☆ پرامن ایٹمی پروگرام ایران کا حق ہے۔
☆ نیوکلیئر توانائی کا پرامن حصول ہر ملک کا حق ہے۔
☆ لبنان پر اسرائیلی حملے قابل مذمت ہیں۔
☆ ہم آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کی حمایت کرتے ہیں۔
☆ غیر ملکی قبضے کے خلاف حق خودارادیت کی تحریک اور جدوجہد دہشت گردی نہیں۔

حقیقت میں غیر وابستہ تحریک تیسری دنیا کے ممالک کا ایسا پلیٹ فارم ہے جس میں وہ کھل کر ترقی یافتہ ممالک خصوصاً امریکا اور اس کے حواریوں کے خلاف بول سکتے ہیں۔ جو تیسری دنیا پر اپنی حاکمیت قائم کرنا چاہتے ہیں۔

ایرانی صدر کی پیش کش

غیر وابستہ تحریک کے اجلاس کے دوران ایرانی صدر احمدی نژاد اور پاکستان صدر، جنرل پرویز مشرف کی بھی ملاقات ہوئی۔ دوران گفتگو گیس کی پائپ لائن کا منصوبہ بھی زیر بحث آیا۔ یاد رہے کہ ایران مہنگی قیمت پر گیس فروخت کر رہا ہے، لہٰذا یہ منصوبہ کھٹائی میں پڑ گیا تھا۔ اب دونوں صدور کی ملاقات کے بعد منصوبے کے سلسلے میں ہونے والی گفت وشنید دوبارہ شروع ہونے کا امکان ہے۔

فلسطین اتھارٹی میں متحدہ حکومت

11 ستمبر کو فلسطین اتھارٹی کے صدر، محمود عباس اور فلسطینی وزیراعظم اسماعیل حانیہ کے مابین متحدہ حکومت بنانے کے سلسلے میں معاہدہ ہو گیا ہے۔ اس کے نتیجے میں فلسطینیوں کو امید ہے کہ بین الاقوامی برادری اُن کا بائیکاٹ ختم کر دے گی اور ان کی امداد بحال ہو جائے گی۔ لیکن حماس نے فیصلہ سنا دیا ہے کہ وہ کبھی اسرائیل کو بحیثیت مملکت تسلیم نہیں کرے گی۔ اسی لیے امریکی حکومت معاہدے کے سلسلے میں تحفظات رکھتی ہے۔

اس ہفتے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہے جس میں فلسطینی صدر، محمود عباس بھی شرکت کریں گے۔ خیال ہے کہ وہ صدر بش سے مل کر متحدہ حکومت کے معاہدے پر گفت وشنید کریں گے۔ ماہرین کا یہ کہنا ہے کہ وہ اسرائیل کے ساتھ امن مذاکرات میں گرمی لانے کے لیے امریکی صدر کو تجاویز بھی پیش کریں گے۔

بقیہ: اداریہ

ان حالات میں عالم اسلام کو محض زبانی مذمت اور احتجاج پر اکتفا نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اس کا اسلام دشمن طاقتوں پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اگرچہ پوپ اپنے ریمارکس پر معافی مانگ چکا ہے' لیکن اس سے عالمِ کفر عملی طور پر اپنے عزائم کو تبدیل نہیں کرے گا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ عالم اسلام اپنے دفاع اور دشمن کی نفرت انگیز مہم کے مقابلے کے لیے ٹھوس لائحہ عمل اختیار کرے۔ ملائیشیا کے سابق وزیراعظم مہاتیر محمد نے عمران خان کی دعوت پر اپنے حالیہ دورۂ پاکستان کے دوران اسلام آباد میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کئی اچھی تجاویز دی ہیں' جن میں مسلم ممالک کی باہمی تجارت، سفارتی تعلقات کے فروغ، ڈالر کے بائیکاٹ، سائنس و ٹیکنالوجی کے میدان میں ترقی کی مشترکہ کوششوں کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ ان تجاویز کی روشنی میں اگر دیکھا جائے تو حال ہی میں مسلمانوں کی طرف سے ڈنمارک کی مصنوعات کے بائیکاٹ کے نتیجے میں کچھ اعداد و شمار سامنے آئے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر مسلمان متحد ہو جائیں تو دشمن گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہوسکتا ہے۔ ڈینش حکومت کی رپورٹ کے مطابق ڈنمارک کو اس بائیکاٹ کے باعث 134 ملین یورو کا نقصان ہوا۔ مشرق وسطیٰ میں اس کی برآمدات کا حجم نصف سے کم ہوگیا۔ سعودی عرب میں 40 فیصد جبکہ لیبیا میں 88 فیصد برآمدات کی کھپت میں کمی واقع ہوئی۔

بلاشبہ مہاتیر محمد کی تجاویز قابل غور ہیں' اور وقت کا تقاضا ہے کہ مسلمان متحد ہو کر کفار کے مقابلے میں سائنس و ٹیکنالوجی کے میدان میں ترقی کریں۔ لیکن اللہ نے اپنے ماننے والوں کی دشمن کے مقابلے میں فتح کا انحصار مادی وسائل و ذرائع پر نہیں رکھا' بلکہ اس کے ساتھ مسلمانوں کے غلبے کا ضابطہ یہ ہے کہ وہ اپنے دین و ایمان کے تقاضے پورے کریں تو اللہ کی تائید و نصرت کے حقدار ہوں گے اور پھر ان پر دنیا کی کوئی طاقت غالب نہیں آ سکتی۔ بفحوائے الفاظ قرآن (ترجمہ) ''تم ہی غالب ہو گے اگر تم نے ایمان کے تقاضے پورے کیے'' (آل عمران:139)

آج دین و ایمان کا ہم سے تقاضا یہ ہے کہ ہم خواب غفلت سے بیدار ہوں، دشمن کی سازشوں کو سمجھیں اور اللہ سے اپنا تعلق استوار کرنے کے لیے رب کی دھرتی پر رب کا نظام قائم کرنے کی جدوجہد میں اپنا تن من دھن لگا دیں۔ اگر کسی ایک ملک میں بھی اسلام کا یہ نظام رحمت قائم ہو جائے تو دنیا خود اسلام کی برکات کا مشاہدہ کر کے اس کی طرف لپکے گی اور پھر کسی کو اسلام کے خلاف ہفوات گوئی کی جرأت نہ ہوگی۔

وقت فرصت ہے کہاں کام ابھی باقی ہے
نور توحید کا اتمام ابھی باقی ہے

بقیہ: ''یو آنے رڈلے''

کہنے لگتی ہے۔ اسلام کی دعوت پیش کیے جانے پر وہ خوف زدہ ہونے کے باوجود تلون مزاجی کا مظاہرہ کرنے کے بجائے شکریے کے ساتھ کہتی ہے کہ ''میں اتنا بڑا فیصلہ جس سے میری ساری زندگی ہی بدل جائے اس حالت تشویش و اضطراب میں نہیں کر سکتی۔'' مگر پھر ایفائے عہد بھی کرتی ہے۔ رہائی کا پروانہ ملنے پر جب گورنر جیل اسے ایک خوب صورت موتی مخمل کا ڈریس مع ایک سرخ اور سنہرا برقع پیش کرتا ہے اور افغانستان کے اس روایتی لباس کو پہننے کا تقاضا کرتا ہے تو وہ یہ تحفہ ملنے پر بہت متاثر ہوتی ہے۔ نہ صرف شکریہ ادا کرتی ہے بلکہ اپنے برے رویے پر معذرت چاہتی ہے اور اپنے اکھڑ ہونے کا اقرار کرتی ہے۔ رڈلے کی یہ ہوشربا داستان بار بار پڑھنے کا تقاضا کرتی ہے۔

یو آنے رڈلے اب مریم کے نام سے معروف ہے۔ وہ شٹل برقع نہیں پہنتی' مگر اسلامی تعلیمات کے مطابق حجاب پہنتی ہے۔ اسلام کے بارے میں اس کے اندر یہ یقین پیدا ہو چکا ہے کہ یہ جامع اور مکمل دین ہے اور وہ اس پر افسوس کا اظہار کرتی ہے کہ مسلمان اسے اپنی زندگی میں داخل نہیں کر سکے۔ لہٰذا مغربی میڈیا نے ان کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھایا ہے۔ دہشت گردی کی تعریف کے بارے میں وہ کہتی ہے کہ یہ ایک جدید نفسیاتی حربہ ہے' جسے امریکہ اپنی جارحیت پر پردہ ڈالنے کے لئے اور آزاد ریاستوں کی آزادی سلب کرنے کے لئے استعمال کر رہا ہے۔ وہ کہتی ہے کہ دہشت گرد تو وہ ہوتا ہے جو معصوم لوگوں کو بموں سے اڑاتا ہے اور عام سویلین آبادی کو خوف و ہراس میں مبتلا رکھتا ہے۔ یہی کچھ افغانستان' عراق اور فلسطین میں ہو رہا ہے۔ یہ دہشت گردی کے بدترین مظاہر ہیں۔

2002ء میں وہ جب دوبارہ اپنی بیٹی ڈیزی کے ہمراہ افغانستان کے دورے پر آئی تو اس نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ

''طالبان کے افغانستان میں گناہ بمشکل نظر آتا تھا لیکن کرزئی کے افغانستان میں عصمت فروشی کا کاروبار کھلے بندوں ہو رہا ہے۔ ریڈ لائٹ ایریاز کی رونقیں بحال ہو چکی ہیں۔ کابل کے بازاروں میں فحش سی ڈیز اور ڈی وی ڈیز عام بک رہی ہیں۔ سیکیورٹی کے لئے غیر ملکی فوجیوں کا سہارا لیا جا رہا ہے اور وہی افیون اور پوست کے کاروبار کی پشت پناہی کر رہی ہیں...... حامد کرزئی پورے ملک کے صدر نہیں۔ صرف کابل شہر کے ایک میئر کی حیثیت رکھتے ہیں' ان کی مجال نہیں کہ وہ امریکہ کے کسی حکم سے سرتابی کر سکیں۔'' (صفحہ 294)

تنظیم اسلامی حلقہ بہاولنگر/بہاولپور کے زیر اہتمام

دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگرام

مکمل دورۂ ترجمۂ قرآن حکیم مع تراویح
بمقام: مسجد فاطمہ المعروف جامع القرآن حشمت کالونی' ہارون آباد
مترجم: محمد منیر احمد' امیر حلقہ

☆☆☆☆☆

خلاصہ قرآن حکیم بعد از تراویح
بمقام: مسجد رحمانیہ مسلم ٹاؤن' بہاولپور
مقرر: میجر (ر) محمد انور خان
(نقیب اُسرہ عبداللہ بن عباس' بہاولپور)

قابلِ غور

فیصلہ آپ کیجئے!

مملکت خداداد پاکستان کا قیام اسلامی نظریے کی بنیاد پر عمل میں آیا۔ ارباب اقتدار کی یہ بنیادی ذمہ داری تھی کہ اسلامی اصولوں کے مطابق ریاست کا نظام وضع کرتے' اسلامی نظریہ کو فروغ دیتے اور ایسے انتظامات کرتے جن کے تحت مسلمانانِ پاکستان کی انفرادی اور اجتماعی زندگیاں اسلامی ضابطۂ حیات کے مطابق بسر ہوتیں۔ مگر افسوس کہ ہر دور کے حکمران نے اس بنیادی ذمہ داری سے انحراف کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اسلامی نظام کے نفاذ اور اسلامی نظریے کی اشاعت ایک خواب بن کر رہ گیا۔ موجودہ حکمران نام نہاد روشن خیالی کے امریکی ایجنڈے کے تحت کھلم کھلا آئین و دستور' نظام تعلیم' میڈیا اور سماج کی سطح پر ایسے اقدامات کر رہے ہیں جن کا ہدف سیکولرازم کا فروغ اور اسلامی نظریے کو کمزور سے کمزور تر بنا دینا ہے۔ اس سلسلہ کی ایک کڑی وہ ہدایت نامہ بھی ہے جو دفتر اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس' ایس ڈی پی او رورل سرکل ضلع اسلام کی طرف سے علمائے کرام کے نام جاری کیا گیا۔ اگرچہ ہدایت نامہ کی بعض شقیں ایسی بھی ہیں جن پر کسی کو اعتراض نہیں ہو سکتا مگر مجموعی طور پر دیکھا جائے تو اس کی اکثر ہدایات حق کی آواز کو دبانے اور دعوت اسلامی کی راہ روکنے کے مترادف ہیں۔ کیا یہ بات قرین انصاف ہے کہ لا الٰہ الا اللہ کے دیس میں گلوکاروں' بھانڈوں اور عریانیت کے ''مبلغوں'' کو تو ہر قسم کی فحاشی' عریانی اور بے راہ روی پھیلانے کی کھلی آزادی حاصل ہو اور وارثانِ منبر و محراب اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے پیغام کی نشر و اشاعت کے لئے بھی حکومتی اجازت کے محتاج ہوں۔ گناہ کی دعوت دیتے اخلاق باختہ رسائل و جرائد اور ڈائجسٹ جا بجا سٹالوں پر فروخت ہوں اور مساجد کے باہر دینی کتب' سی ڈیز اور کیسٹس کی فروخت یا تقسیم ممنوع ہو۔ فیصلہ آپ کیجئے! (ادارہ)

از دفتر اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ایس۔ ڈی۔ پی۔ او۔ رورل سرکل' ضلع اسلام آباد

ہدایت نامہ برائے علمائے کرام

1۔ لاؤڈ سپیکر کے استعمال پر حکومت کی جانب سے مکمل پابندی ہے۔ علمائے کرام مسجد میں لاؤڈ سپیکر کا استعمال نہیں کریں گے۔
2۔ کسی قسم کا چندہ اکٹھا کرنے کے لیے مسجد میں اعلان نہیں کریں گے۔
3۔ باہر سے آ کر کوئی بھی تنظیم یا کوئی دوسرا شخص چندہ اکٹھا نہیں کرے گا۔
4۔ کسی قسم کے پمفلٹ خواہ وہ مذہبی ہوں یا کوئی دوسرے' تقسیم نہیں کریں گے اور نہ مسجد کے سامنے فروخت کرنے کی اجازت دیں گے۔
5۔ کتابیں' سی ڈیز اور کیسٹ مسجد کے سامنے فروخت یا تقسیم نہیں کریں گے۔
6۔ NOC کے بغیر کوئی محفل نعت' کوئی تقریر یا کسی قسم کی کوئی مجلس یا کوئی دوسرا پروگرام مسجد یا کسی جگہ میں نہ ہوگا۔
7۔ مسجد کے دروازے رات کو بند کر دیں گے۔
8۔ مسجد کے اندر کوئی بھی شخص رات کے وقت نہیں ٹھہر سکتا خواہ کوئی مسافر ہو یا گاؤں یا اس آبادی کا کوئی رہنے والا ہو۔
9۔ مسجد کے اندر جو سپیکر لگے ہوئے ہیں ان کی آواز مسجد کے اندر تک محدود رکھیں۔
10۔ ماسوائے آذان اور عربی خطبے کے لاؤڈ سپیکر کا استعمال نہیں ہوگا۔
11۔ مسجد میں امام مسجد یا کوئی دوسرے مولانا حضرات مذہبی انتشار پھیلانے والی تقریریں نہیں کریں گے۔

ملکی مفاد اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی میں ہمارا ساتھ دینے پر ہم آپ حضرات کے شکر گزار ہیں۔

محمد شعیب جانباز (پی۔ ایس۔ پی)
اے۔ ایس۔ پی۔ ایس۔ ڈی۔ او۔ رورل سرکل
ضلع اسلام آباد

ضرورت رشتہ

☆ پٹھان گھرانے کی 29 سالہ اعلیٰ تعلیم یافتہ (ڈبل ایم اے عالمہ) ٹیچر لڑکی قد تقریباً 5 فٹ کے لئے دینی مزاج کے حامل سرکاری ملازم گریڈ 17/ذاتی کاروبار/بیرون ملک ملازم کا رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: محمد نسیم الدین

فون: 021-4993464 موبائل: 0300-9279348

☆☆☆

☆ کراچی میں رہائش پذیر دیندار گھرانے کی 24 اور 22 سالہ لڑکیوں' تعلیم بی اے اور انٹرمیڈیٹ کے لئے رشتے مطلوب ہیں۔

☆ کراچی میں رہائش پذیر 24 سالہ گریجویٹ دیندار گھرانے کی لڑکی کے لئے رشتہ مطلوب ہے۔

برائے رابطہ: 0321-2466351

☆☆☆

☆ حیدر آباد میں رہائش پذیر 33 سالہ مڈل پاس دیندار گھرانے کی لڑکی کے لئے رشتہ مطلوب ہے۔

برائے رابطہ: (022)2784464

☆☆☆

☆ لیڈی ڈاکٹر (گائناکالوجسٹ' کنسلٹنٹ) پابند صوم و صلوٰۃ کے لیے دینی مزاج کے حامل متوسط خاندان سے تعلق رکھنے والے برسر روزگار ہم پلہ لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0321-5416617

☆☆☆

☆ بیٹی' عمر 17 سال' پابند صوم و صلوٰۃ' فرسٹ ایئر میں زیر تعلیم کے لیے دینی مزاج کے حامل لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ رفیق تنظیم اسلامی کو ترجیح دی جائے گی۔

رابطہ: عادل جہانگیر: (042)7143519

(شام 5 تا 7 بجے)

دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگرام میں تبدیلی

احباب نوٹ فرما لیں کہ

ندائے خلافت کے گزشتہ شمارہ میں تنظیم اسلامی حلقہ لاہور کے زیر اہتمام دورۂ ترجمہ قرآن کا جو شیڈول شائع کیا گیا تھا' اُس میں کچھ تبدیلی کی گئی ہے' جس کے مطابق

☆ 92/D2 (جسے غلطی سے D-3 لکھا گیا) واپڈا ٹاؤن میں رشید ارشد صاحب کی بجائے حافظ عاطف وحید صاحب انچارج شعبۂ تحقیق اسلامی دورۂ ترجمہ قرآن کی ذمہ داری نبھائیں گے۔

Vol: 15 Regd. No. LRL -50 No. 35

Weekly Nida-e-Khilafat Lahore

View Point

Raja Muhammad Irshad

How to Ensure Justice for all

JUDGES and legal luminaries of 42 countries came to Islamabad on the eve of the golden jubilee of the Supreme Court of Pakistan and held a meeting. If such conferences were held on any other continent, "justice for all" would not necessarily have been the topic as it appropriately was in the case of Pakistan and the Asian continent where socio-political realities make justice hard to get. This is apparent from the fact that despite constitutional guarantees for it, the scales of justice invariably tilt in favour of the state when a dispute is between the state and a common citizen.

Executive excesses have led to chaotic conditions and the man in the street has lost faith in judicial institutions. According to the latest Amnesty International Report, corruption is rampant in the judiciary. Let there be a candid admission of the fact that Pakistan, despite a written Constitution, has never had an independent and fearless judiciary to enforce the fundamental rights of the citizens enshrined in the Constitution of 1973.

The guardian of the Constitution had left the Basic Law unguarded when it was being mutilated and disfigured. Justice continues to be elusive for the common man despite the best and sincere efforts of the present chief justice of the apex court of Pakistan through suo motu actions to redress the grievances of the people.

Earlier, Mr Nasir Aslam Zahid, who is now a retired judge of the Supreme Court, while he was chief justice of the High Court of Sindh, used to convert into petitions numerous complaints of aggrieved persons addressed to the chief justice from various parts of Sindh. Some of these petitions spoke of heart-rending tales of tyrannies perpetrated on oppressed and suppressed men, women and children by tyrants of an exploitative system in league with a corrupt bureaucracy.

The long hands of the law could reach the dark dungeons of remote jails in Sindh to liberate those languishing there without any hope for release. Woeful tales of this forgotten and neglected class of society defy description. Unfortunately, this period of 'justice for all' did not last very long.

The Basic Law of the land is the Constitution of 1973. It is an ideal document if constitutional governance is ensured and any deviation from it is not allowed or condoned by the guardian of the Constitution, the Supreme Court of Pakistan. But the executive organ of the state never felt accountable to the judiciary, the third important pillar of the state while going beyond the limits of the law and the Constitution.

The people of Pakistan have suffered and continue to suffer as the judiciary does not always play its constitutional role and does not take suo motu notice of the unconstitutional policies pursued or actions taken by civil and military governments over the last 50 years. Governments have always desired to have a docile and submissive judiciary.

Eminent legal brains offered their services to totalitarian regimes to subdue the judiciary causing incalculable damage to the polity of Pakistan. Political and democratic institutions could not develop and take roots and the lack of accountability has led to countless political evils in the country. It is a sad commentary on the state of Pakistan. The fundamental rights defined in Article 8 to 28 under Chapter 1 of, Part-II of The Constitution, can be enforced only by an independent judiciary to ensure 'justice for all'.

Effective enforcement and protection of these rights by the superior judiciary can mitigate the sufferings of the people and can lead to the protection of life, liberty, honour and property of the citizens for a peaceful and civilised life.

Why are our courts flooded with cases? People remain locked in litigation and in some cases their generations also inherit the disputes pending in the courts. The following are the major causes of massive litigation in our law courts from the lowest to the apex court of the country:

* False and frivolous litigation.
* Dishonest and corrupt state functionaries generate litigation because of their ulterior designs.
* Investigating agencies indulge in massive corruption and thus provide causes for multiplicity of litigation.
* Abuse of discretionary powers and denial of administrative justice compel aggrieved persons to seek the intervention of the courts.
* All citizens are not equal before the law and this discrimination breeds litigation.

The object of justice for all can be achieved if these causes are seriously addressed. The cure for these causes also lies with the judiciary. It can win over the support of the people by infusing confidence in the minds of the people that any wrong done to anyone will be redressed by a competent judicial forum. The solution to all our social, political and economic problems in society is constitutional governance.

Does the 1973 Constitution allow military intervention to run the affairs of the state? It does not. The Constitution also requires political governments to carry out the mandate laid down in the Constitution. The function of the superior judiciary is to guard against any violation of the Constitution.

Justice Wallance, who attended the recent international juridical conference in Islamabad said that recently "the US government produced in his court a suspect from the Middle East without charging him. The government pleaded that by charging the suspect the source of information through which they were trailing the terrorist organisation would be disclosed.

But the court held that the government had either to charge or let the man go because that is what the US Constitution said. He further observed that courts have a great responsibility towards the constitution but not towards the government. "The key is to keep alive the values of the constitution all the time no matter what it takes."

The judges of the superior judiciary in our country can ensure justice for all if they do not violate the oath administered to them and uphold the Constitution. To validate constitutional deviation on the ground of the 'doctrine of necessity' is a violation of this solemn oath. The judges must realise that they occupy a unique position in society and the destiny of the nation depends on their decisions.

The writer is Deputy Attorney-General of Pakistan.

(courtsey: DAILY DAWN)